قرآن پاک

کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبید اللہ سندھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک
کا
مطالعہ کیسے کیا جائے؟

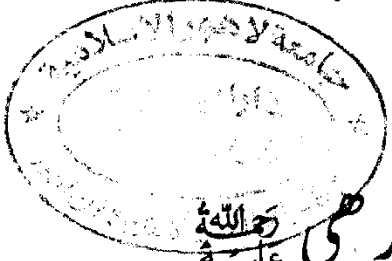

مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

سندھ ساگر اکادمی ○ لاہور
21۔عزیز مارکیٹ، اردو بازار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

R30·
س ن د ـ ق

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

پاکستان میں دارالکتاب، لاہور
ہندوستان میں دارالکتاب دہلی

نام کتاب	:	قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟
مصنف	:	مولانا عبیداللہ سندھیؒ
ناشر	:	دارالکتاب، کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
طابع	:	حاجی حنیف اینڈ سنز
اشاعت اول	:	1995ء
اشاعت دوم	:	دسمبر 2003ء
قیمت	:	80 روپے

باہتمام
حافظ محمد ندیم

ڈسٹری بیوٹر

دارالکتاب
کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

حالات زندگی ۵

پیش لفظ ۷

حرفے چند ۱۱

مولانا سندھی کا فہم قرآن ۲۳

پہلا باب

قرآن مجید کی تعلیم کا اثر ۴۱

ہرقل کی دعوت کا واقعہ ۴۳

تعلیم قرآن کا صحیح طریقہ بموجب ہدایات قرآن ۴۷

تعلیم قرآن کے بارے میں صحابہ کرام کی آراء اور تعامل ۵۱

قرآن کے غلط طریقہ تعلیم کے نتائج اور شاہ ولی اللہؒ کی رائے ۵۸

قرآن اور تفسیر کے متعلق شاہ اسماعیل شہیدؒ کی رائے ۵۹

دوسرا باب

مختصر تاریخ تفسیر ۶۳

صحیح انداز پر تعلیم قرآن سے محرومی ۷۰

توکل کیا ہے؟ ۷۱

صبر کا مفہوم ۷۳

چند مثالیں ۷۵

تیسرا باب

قصص القرآن ۸۶

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 000854
... Garden Town, Lahore

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ حضرت یوسفؑ ۸۶
قصہ طالوت و جالوت ۸۸
فرشتے ۹۲
تعدد ازدواج امریکی مقنن کی نظر میں ۹۶
قصہ حضرت ابراہیمؑ ۹۷
قصہ حضرت نوحؑ ۹۹
قصہ حضرت موسیٰؑ ۱۰۱

چوتھا باب

قرآنی تعلیم کو کمزور کرنے کی منظم سازش ۱۰۵

پانچواں باب

مذہب ——— مسلمانوں کی ترقی کا زینہ ۱۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبید اللہ سندھی

نام: عبید اللہ
تاریخ پیدائش: ۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء
مقام پیدائش: سیالکوٹ
تاریخ وفات: ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء

حالات زندگی

طبعاً انقلاب پسند ہونے کے باعث آبائی (سکھ) مذہب کو خیرباد کہہ کر ۱۶ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر حضرت مولانا محمود حسن کی رہنمائی میں کام کرتے رہے۔

۱۹۱۵ء میں استاد مکرم کے ارشاد پر کابل گئے، وہاں پہنچ کر امیر حبیب اللہ کی حکومت اور اس کے بعد آنے والے انقلاب میں نمایاں حصہ لیا۔

۱۹۲۲ء میں دورہ ترکی کی غرض سے ماسکو گئے اور وہاں سوشلسٹ انقلاب کا بہت قریب سے مطالعہ کیا۔ پھر ترکی پہنچ کر کمال اتاترک کے انقلاب کا بغور جائزہ لیا۔ بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازاں حجاز مقدس میں بارہ برس تک قیام کے دوران میں امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے افکار و نظریات کی روشنی میں اپنے انقلابی اصولوں کی تکمیل کی اور قرآن مجید کی تعلیمات کو ایک سچے طالب علم کی طرح از سر نو سمجھنے کی کوشش کی اور قرآن حکیم کی تفسیر پر انقلابی نقطۂ نگاہ سے نظر ثانی کی، پھر آزادی ہند کا ایک عملی پروگرام بھی وضع کیا۔

۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو آپ ہندوستان واپس آئے اور زندگی کے بقیہ ایام شاہ ولی اللہ کے افکار اور اپنے نظریات کی تبلیغ و اشاعت میں گزار دئے۔ دراصل تعلیمات قرآنی کی درس و تدریس ہی مولانا موصوف کی زندگی کا ماحصل ہے، کیونکہ قرآن پاک کو وہ مسلمانوں کی دنیوی و دینی کامیابیوں کا اولین اور آخری وسیلہ سمجھتے تھے۔ مولانا کے افکار و خیالات کو بالخصوص سندھ میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی وہاں کے ان کے ہزاروں لاکھوں مرید موجود ہیں۔

مولانا موصوف کی زندگی ایک سچے مسلمان اور انقلابی کی زندگی ہے، جس کی راہ میں مصائب و مشکلات کے پہاڑ قدم قدم پر ڈٹے پڑتے ہیں مگر جو اعتراف شکست کی قائل نہیں، جو نبرد آزما ہوتی ہے اور فتحمند بھی، جو منزل کی نشاندہی بھی کرتی ہے اور منزل کی جانب بڑھنے کے حوصلے بھی عطا کرتی ہے۔

=======○=======

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

میرے بچپن کا ایک ناخوشگوار واقعہ یہ ہے کہ ایک روز انسپکٹر آف سکولز معائنہ کے لیے تشریف لائے پہلی عالمگیر جنگ کا زمانہ تھا۔ ہمارا سکول نیا نیا پرائمری سے ورنیکلر مڈل کے درجہ کو پہنچا تھا۔ اسلامیہ سکول میں ایک مسلمان انسپکٹر کی تشریف آوری سے طلباء، اساتذہ اور کارکنان مدرسہ کے دلوں میں خوف و مسرت کا ایک ملا جلا جذبہ موجزن تھا حسب پروگرام معائنہ سے پہلے ایک طالب العلم نے اقبال کا قومی ترانہ پڑھنا شروع کیا ادھر وہ پڑھ رہا تھا۔

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا

ادھر انسپکٹر صاحب کا چہرہ غضب آلود ہو رہا تھا۔ جب پہلا شعر ختم ہوا تو انسپکٹر صاحب انتہائی برافروختگی سے سب پر برس پڑے اور فرمانے لگے ۔ چین و عرب اور ہندوستان کہاں تمہارا ہے ؟ وغیرہ وغیرہ، اور ترانہ پہلے شعر پر ہی ختم ہو گیا۔ اس وقت کے حالات کے مطابق یہی سمجھا گیا کہ انسپکٹر صاحب کی برہمی و برافروختگی شاید حکومت کے خوف یا خیر خواہی کی وجہ سے تھی۔

اسی زمانے کا ایک خوشگوار واقعہ یہ ہے کہ معائنہ مذکورہ کے بعد غالباً اسی سال حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ تشریف لائے ۔ دیوار پر نظر پڑی تو اقبالؒ کا قومی ترانہ سامنے تھا۔ مجھے سنانے کا حکم دیا ۔ میں نے عرض کیا، کہ میں گانے کا عادی نہیں ۔ فرمانے لگے کہ تحت اللفظ ہی پڑھو ۔ ادھر میں نے پہلا شعر ختم کیا ۔ ادھر حضرت مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنسل منہ میں دبائے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر ایک عالم استغراق میں میز پر جھک گئے۔ میں یہ دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ قریباً پندرہ منٹ کے بعد آپ نے سر اٹھایا۔ وہ سماں دیکھنے کے قابل تھا۔ سب پر ایک رقت کا عالم طاری تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا مرحوم و مغفور نے قومی ترانہ پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔

مندرجہ بالا واقعات کا تقابل تمہید ہے اس پس منظر کی جو میں رسالہ ہذا کے متعلق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ دراصل مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا خطبہ صدارت ہے جو ۱۹۱۴ء میں (جیسا کہ خطبہ کے خاتمہ سے ظاہر ہے) آپ نے غالباً آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ راولپنڈی میں پڑھا۔ چونکہ مطبوعہ خطبہ دستیاب نہ تھا اس لیے ایک نقل شدہ کاپی سے اسی زمانہ میں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے میں نے دو نقلیں کیں۔ ایک استاذی المکرم مولانا نور الحق مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کے لیے اور ایک اپنے لیے۔ مختلف وجوہات اور گوناگوں حالات نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ ان بیش قیمت اور معلومات افزا خیالات کو جو اس خطبہ میں پیش کیے گئے ہیں اس سے پہلے کسی نہ کسی صورت میں پبلک کے سامنے پیش کرتا، لیکن اب میں نے محسوس کیا ہے کہ مزید تاخیر ٹھیک نہیں ہے۔ پاکستان کا ہر طبقہ ایک اسلامی آئین کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور اس آئین کی ترتیب و تدوین کے لیے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہمارے آئین کی بنیاد قرآن اور حدیث پر رکھی جائے گی۔ اس رسالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کی تعلیم کا کیا اثر ہے مختلف ادوار کے مسلمانوں نے قرآن کو کس طرح پڑھا اور سمجھا اس کو غلط طریقے سے پڑھنے اور سمجھنے سے کیا برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور اس کو صحیح طریقے سے پڑھنے اور سمجھنے سے کتنے خوشگوار اور مفید نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ مولانا مرحوم نے اس پہلو پر نہایت شرح و بسط سے بحث کی ہے اندریں حالات یہ ضروری ہے کہ جب ملکی آئین قرآنی تعلیم کی روشنی میں مرتب کیا جائے تو قرآن کا صحیح طریقہ تعلیم پیش نظر رکھا جائے یعنی وہ طریقہ جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اختیار کیا، اور جس کے نتائج اتنے اہم اور مہتم بالشان تھے کہ (بقول مولانا مرحوم) چند سال کے عرصہ میں عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بت پرست جاہل لوگ دنیا میں سب سے زیادہ خدا پرست، سب سے زیادہ متمدن، سب سے زیادہ تہذیب یافتہ اور سب سے زیادہ طاقتور بن گئے، اور بقول سر ولیم میور اگر مسلمانوں میں ایک عمرؓ اور ہوتا تو ساری دنیا میں اسلام پھیل جاتا اور جو ایک عمر ہوا، وہ فاروق اعظم اسی لئے ہوا کہ اس نے اڑھائی پاروں کی سورہ بقرہ جو آئین اور نظم و نسق کا پورا ضابطہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے دس سال میں پڑھی پھر جو کچھ حاصل کیا۔ اس کی خوشی میں سو اونٹوں کی قربانی دی۔

مجھے انتہائی خوشی ہے کہ المحمود اکیڈمی نے اس خطبہ کی اشاعت کا ذمہ اٹھایا ہے خدا ان کے ارادوں میں برکت دے اور ان کے حوصلوں کو بلند کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

مولانا عبید اللہ سندھی (ولادت ۱۸۷۲ء۔ وفات ۱۹۴۴ء) ان روشن دماغ اور بیدار مغز علماء میں سے تھے۔ جو مدتوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور سعادت کے بعد، تاریخ کے ہر دور میں علماء کی کمی نہیں رہی۔ لیکن ابو حنیفہ، ابن تیمیہ، ابن قیم، شاہ ولی اللہ، شاہ اسمٰعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا محمود حسن، مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا ابوالکلام رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے روشن دماغ علماء تو خال خال نظر آتے ہیں۔ تاریخ کا مطالعہ یہ بتلاتا ہے کہ اس قسم کے حضرات جب تک دنیا میں اپنے وجود عنصری کے ساتھ زندہ رہتے ہیں تو ان کے آقا و امام۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پتھروں سے ان کی تواضع ہوتی ہے اور زندان خانے ان کا مسکن۔ لیکن جونہی یہ لوگ اپنی حیات طبعی پوری کر کے دار آخرت کو سدھارتے ہیں تو لوگ مرثیے لکھ لکھ کر جو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں اور خیال کرنے لگتے ہیں کہ ہم نے بڑی چیز کھو دی۔ اور جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے توں توں ان کے افکار کی سچائی اپنا رنگ جماتی جاتی ہے۔ ٹھیک یہی حال مولانا سندھی کا ہوا۔

سکھ مت سے اسلام قبول کیا تو اس میں کسی مولوی ملا کی تبلیغ شامل نہ تھی۔ بلکہ ان کی فطرت صحیحہ تھی جو بعض کتابوں کے مطالعہ کے بعد جاگ اٹھی اور وہ دنیا کی آخری سچائی کو مان کر اس پر عمل پیرا ہو گئے۔ قدرت کا ان پر کرم تھا کہ اس نے ان کا ایسے نیک نام صوفیاء سے رابطہ کرا دیا (حافظ محمد صدیق بھر چونڈی، میاں غلام محمد دین پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، مولانا تاج محمود امروٹی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ جو "درکف جام شریعت درکف سندان عشق" کی راہ حق و صواب کے راہی اور بندگان بے نفس تھے۔ اور پھر جس استاذ سے واسطہ پڑا وہ ایسا تھا، اس صدی کے حوالہ سے کسی پر "مجدد" کا صحیح معنوں میں اطلاق ہوتا ہے تو اسی پر۔ میری مراد مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ہے۔ مولانا سندھی کو دارالعلوم دیوبند کے محسنوں اور ہم عصروں کے ہاتھوں پریشانی اٹھانا پڑی اور دیوبند کو چھوڑنا پڑا، لیکن اس بے غرض انسان نے ماضی قریب کے شہرت پسند اور جاہ پرست فضلاء کی طرح ایک کی جگہ دو دیوبند بنانے کے بجائے دھلی کو اپنا مستقر بنالیا اور خدمت میں جت گئے۔ یہ ایک بات ہے کہ جس بزرگ شخصیت (مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ) نے اس معاملہ میں سب سے مؤثر کردار ادا کیا وہ خود بعد میں مدرسہ میں نہ رہ سکی اور اپنی شرافت طبعی کی بناء پر مولانا سندھی کے قیام مکہ معظمہ کے زمانہ میں رابطہ کرکے اپنا معاملہ صاف کرلیا سندھی کی مظلومیت کا یہ عالم تھا کہ ۲۰، ۲۲ برس کی جلاوطنی کے بعد بصد مشکل جب وہ واپس آیا تو ایک طرف جماعت اسلامی کے مسعود عالم ندوی اور تھانہ بھون کی منتسب سید سلیمان ندوی ان پر کلوخ اندازی کر رہے تھے تو دوسری طرف بعض اپنے نیاز مند اخبارات کے ذریعہ ان کے افکار سے لاتعلقی کے اعلانات چھپوا رہے تھے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر جماعت اسلامی کے امیر جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی کے بعض ارشادات پیش کر دیئے جائیں جو مودودی صاحب کے ذاتی آرگن "ترجمان القرآن" کی جولائی تا اکتوبر ۱۹۴۴ء اور جماعت اسلامی کے سرکاری ترجمان ہفت روزہ "ایشیاء" لاہور کی اشاعت ۲۲ جنوری ۱۹۷۸ء سے ماخوذ ہیں۔ اس سے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

کی کیفیت کا اندازہ ہوگا اور سندھیؒ مرحوم کی عظمت کا احساس ہو سکے گا۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ جیسا صاحب فراست آدمی میں نے کم ہی دیکھا ہے ان کے علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں ایسے وسیع النظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم اب کہاں؟

(شخصیات صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ لاہور)

مولانا سندھیؒ مرحوم کی وفات زمانہ حال کا ایک قومی سانحہ ہے ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے مقصد اور تخیل کے پیچھے اپنا پورا سرمایہ زندگی لگا دیتے ہیں اسی وجہ سے وہ لوگ بھی ان کے احترام پر مجبور ہیں جو ان کے خیالات سے اتفاق نہیں رکھتے۔ ان کا تخیل ایک شارح کا محتاج تھا جو ان کی بات سمجھ کر دوسروں کو اچھی طرح سمجھائے یہی خدمت ان کے لائق شاگرد پروفیسر محمد سرور صاحب نے انجام دی۔

(شخصیات صفحہ ۲۲۴)

لیکن آج مشرق سے مغرب تک سندھی کو پڑھا جا رہا ہے، اس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے لکھے جا رہے ہیں اور نوجوان اس کی فکر کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں ۔۔۔۔۔ کیوں ۔۔۔۔۔؟ اس لئے کہ اسکے افکار کی سچائی دریا کے پانی کی طرح اپنا راستہ خود بنا رہی ہے

آئندہ اوراق میں مولانا کے جو ارشادات سامنے آ رہے ہیں وہ اصلاً مولانا کا ایک خطبہ ہے جو پاکستان کے موجودہ دارالحکومت اسلام آباد کے جڑواں شہر راولپنڈی میں ارشاد فرمایا گیا۔ مولانا کے عزیز ترین شاگرد اور خواجہ تاش مولانا نور الحق علویؒ استاذ اورینٹل کالج لاہور کے ایک فیض یافتہ جناب مولوی عبدالرحمن صاحب کی سعی سے یہ مرتب ہو کر سامنے آیا۔ اور جس سال یہ پڑھا گیا اس سے ٹھیک ۴۵ برس بعد لاہور کے ایک ادارہ سے شائع ہوا اور اب لگ بھگ ۳۰ برس بعد "المحمود اکیڈمی" کی سعی سے بار دگر شائع ہو رہا ہے ۔۔۔۔ ہمارے عزیز دوست مولوی شبیر احمد میواتی ۔۔۔۔ جنہیں کتابیں جمع کرنے کا بے حد شوق ہے، ان کے ذخیرہ سے یہ خطبہ دستیاب ہوا۔ وہ اور المحمود اکیڈمی کے کارپرداز ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نایاب اور اہم تحریر سامنے آ رہی ہے جس سے ایک زمانہ فیض یاب ہو گا اور اپنا فکری قبلہ درست کر کے جہد و عمل کی راہ پر گامزن ہو سکے گا۔

مولانا کی تحریر۔ آپ کی نظر سے گزرے گی، تو آپ دیکھیں گے کہ اس کا تمام تر تعلق "قرآن مجید" سے ہے، اس لئے "مرتب" نے اس کا عنوان رکھا۔ "قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟"

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ آخری کتاب، آخری سچائی، جس کے بعد انسانوں کی ہدایت کے لیے کوئی سچائی نازل نہ ہوئی نہ ہو گی۔ یہ کتاب سابقہ کتب سماویہ کی "مصدق" اور تمام مضامین و علوم پر حاوی ہے۔ (المائدہ۔ ۴۸) اس کے نازل کرنے والے نے اسے "عربی مبین" میں نازل کیا (الشعراء۔ ۱۹۵) اسے انسانی قلوب کے لیے شفا قرار دیا (یونس۔ ۵۷) لیکن مولانا سندھی کے بقول

> نحوی عالموں نے عربی گرامر کا جا بے جا استعمال کر کے قرآن سمجھنے میں تشکیک پیدا کر دی ہے۔
>
> (خطبات و مقالات صفحہ ۹۴ مطبوعہ لاہور)

اور یہ کہ قرآن ذریعہ شفا ہے (خود قرآن نے کہا) پھر تجربہ نے بھی ایسا ہی ثابت کر دیا کہ ایک بدترین خراب حالت کا شکار قوم پوری طرح شفایاب ہو گئی لیکن اب ہماری جو حالت ہے اس کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یا تو ہم اس ذریعہ شفا کو استعمال نہیں کرتے یا غلط اور غیر مناسب طریقہ سے استعمال کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہی سبب ہماری تباہی کے ہیں۔

(رسالہ ہذا قدیم ایڈیشن صفحہ ۱۵)

یہ کیسی بد قسمتی اور بد نصیبی ہے کہ تعلیمی اعتبار سے دو دھاروں میں بٹی ہوئی قوم کے نہ ایک دھارے میں قرآن کا حق ادا ہو رہا ہے نہ دوسرے دھارے میں۔ جدید تعلیم کے حوالہ سے علی گڑھ ہمارا مرکز ہے اور اس زمانہ میں جگہ جگہ اسلامیہ کالج بنے، ملک تقسیم ہونے کے بعد کالج اور یونیورسٹیز کا جال بچھ گیا کئی یونیورسٹیاں ایسی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے نام کے ساتھ "اسلامیہ" کا لاحقہ اور سابقہ بھی ہے، اسلامیات کے حوالہ سے ایم۔اے کا نصاب ہر جگہ پڑھایا جارہا ہے اور سال بہ سال ماشاء اللہ اس لائن میں ڈگری یافتہ بہت سے نکلتے ہیں، لیکن ان کو عربی کی شدبد نہیں ہوتی جب کہ اسلامیات کا اصل ذخیرہ عربی میں ہے۔ ان کی اکثریت قرآن مجید کا صحیح متن نہیں پڑھ سکتی۔ رہ گئے قرآن کے باقی علوم۔ تو ان کا کیا ذکر؟

اسلام اور قرآن سے ہمارا تعلق اپنی مذہبی و سیاسی دکان چمکانے کی غرض سے ہے اور بس

اسی لیے قرآن پر ہماری نظر نہیں اور نہ اس سے حقیقی ربط ہے۔ مولانا سندھی علی گڑھ کے اپنے تین دوستوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ سنٹرل انڈیا کے ایک مشن کالج میں بغرض حصول تعلیم چلے گئے، امتحان کے قریب اسباق بند، لیکن بائیبل کا سبق جاری، یہ حضرات پرنسپل کے پاس گئے کہ یہ سبق بھی بند کر دیا جائے تاکہ صرف ایک سبق کے لئے کالج نہ آنا پڑے اور صحیح طیاری ہو سکے، لیکن پرنسپل نے کہا۔

> یہ تمام عورتیں (معلمات) تم سب طالب علم، میں اور تمام پروفیسر فقط اسی گھنٹہ کی بدولت یہاں موجود ہیں، اگر یہ گھنٹہ نہ ہو تو یہ کالج بھی نہ ہو۔
>
> (رسالہ ہذا قدیم ایڈیشن صفحہ ۱۰۹)

غور فرمائیں، مشن کالج کے پیچھے کیا جذبہ ہے اور ہماری اسلامی یونیورسٹی، اسلامیہ کالج اور ایم۔اے اسلامیات کا کیا حشر ہے؟

اس سے بڑھ کر ستم ان مدارس کا ہے جو دین کے نام پر جاری ہیں، ان میں سب کچھ پڑھایا جاتا ہے، نہیں پڑھایا جاتا تو قرآن۔ منطق و فلسفہ کی دو دو جن کتابیں صرف و نحو کی اتنی ہی لگ بھگ کتابیں اور کیا کیا ہے جن کی تدریس پر ۱۰ / ۸ برس کا عرصہ ضائع نہیں ہوتا لیکن ۹۹ فیصد مدارس میں قرآن کا لفظی ترجمہ تک نہیں پڑھایا جاتا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی علوم پر کوئی کتاب سرے سے موجود نہیں، امام ولی اللہ الدھلوی کی "الفوز الکبیر" کا جس طرح جھٹکا ہوتا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ! مولانا مرحوم دیوبند کے نصاب کو "فقہ و حدیث، تفسیر و فلسفہ اور کلام کے سمجھنے کے لیے استعداد پیدا ہونے کا ذریعہ تو بتلاتے ہیں لیکن دینی علوم کی تکمیل کا نصاب سمجھنے کو بھاری غلطی قرار دیتے ہیں قرآن مجید کے ساتھ جو ہمارا سلوک ہے اور جس انداز سے ہم اسے پڑھتے ہیں اور عمر عزیز کا بڑا حصہ ادھر ادھر کتابوں میں گزار دیتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے مولانا، شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

> اے بے وقوفو! جو خود کو علماء کا خطاب دیتے ہو، تم یونانیوں کے علوم میں مشغول ہو گئے ہو اور صرف و نحو میں پھنس گئے ہو اور تمہارا خیال یہ ہے کہ یہ حقیقی علم ہے آگے فرماتے ہیں۔
>
> علوم آلیہ (صرف نحو ادب وغیرہ) میں شغل محض آلہ ہونے کی حیثیت سے کیا جائے نہ کہ اس لحاظ سے کہ وہ مقصود بالذات ہیں۔
>
> (رسالہ ہذا قدیم ایڈیشن صفحہ ۳۲)

لیکن واقعہ یہی ہے کہ اصل کا پٹڑا ہو گیا اور فروعات نے اصل کی جگہ لے لی۔ سندھی مرحوم نے انہی باتوں کی وجہ سے اپنے ہم عصروں سے گالیاں کھائیں اور آج ہم جیسے اس کے خوشہ چیں بھی اسی لئے "بارگاہ علماء" میں مردود ہیں کہ زمانہ جو قیامت کی چال چل رہا ہے اس کی طرف توجہ دلانے کی گستاخی کرتے ہیں۔

مولانا سندھی فرماتے ہیں۔

> ۱۔ قرآن مجید نہایت غور و خوض سے پڑھو اور سمجھو پوری طرح سے اس میں فکر کرو، تدبر کرو۔
>
> ۲۔ جو کچھ پڑھو اس کے مطابق صحیح عمل کرو کہ تمہاری پیدائش کا مقصد عمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسالہ ہذا صفحہ ۲۱)

لیکن اب قرآن ہے محض برکت کے لئے ۔ مردے کے سرہانے پڑھنے کے لئے ۔ قبر کے گرد دائرہ ڈال کر اس کی تلاوت ہوتی ہے ۔ سود و رشوت سے بنے بنگلہ میں اس کا ختم ہوتا ہے ۔ زیادہ نیک لوگ کنج عافیت میں بیٹھ کر اس کی تلاوت کو وظیفہ بنا لیتے ہیں صوفیہ کے سرخیل، حضرت فضیل بن عیاض، جدو سعی کی دنیا سے کنارہ کش مسجد حرام میں مصروف عبادت تھے کہ امام المجاہدین استاذ المحدثین حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لکھا۔

اے حرمین کے عابد! اگر تو ہماری حالت دیکھے تو جان لے گا کہ تو محض عبادت میں کھیل رہا ہے، تیری عبادت محض کھیل تماشا ہے ۔ جناب فضیل نے پیغام سنا تو رو پڑے اور کہا کہ عبداللہ نے سچ کہا۔

(رسالہ ہذا صفحہ ۶۰)

قرآن کے غلط استعمال یا جہد و عمل کی راہ سے فرار نے حالت یہ بنا دی ہے کہ مولانا ابو الکلام کے بقول رواجی نیکیاں ہمارے پلے پڑ گئیں (دیکھیں سورہ توبہ کے مقامات متعلقہ آیات ۱۷، ۱۸، ۱۹) انہی کو مولانا سندھی محفلیں اور میلے فرماتے ہیں کہ قرآن سے دوری نے حالت یہ بنا دی اپنے اپنے طور طریقے ۔ اس سے ملت منتشر ہو گئی، خرافات عقائد کا حصہ بن گئے، فکر ساکن ہو گئی، عقلیں منجمد ہو گئیں عوام کو باور کرا دیا گیا کہ میلوں، محافل اور عرسوں میں نجات ہے پبلک کاموں میں حصہ بے دین دنیا داروں کا کام ہے۔

(رسالہ ہذا صفحہ ۱۰۲)

اور فرماتے ہیں۔

اس وقت جس کا نام اسلام رکھا جاتا ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ اسلامی اعمال نماز روزہ حج کی ظاہری صورتوں کا مجموعہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند اقوال ہیں جن کے معانی میں تغیر و تبدل کر لیا گیا۔ اور جن کا نتیجہ بدعات و خرافات کی شکل میں نکلا۔

(رسالہ ہذا صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

وہ فرماتے ہیں کہ

قرآن شریف کے مطالب و معانی کو سمجھنا، میری طبیعت کو سب سے زیادہ رغبت اس موضوع علم سے رہی ہے اور چونکہ قرآن شریف کی تعلیمات میں سب سے اہم مسئلہ توحید کا اثبات اور شرک کا انکار ہے اس لئے مجھے اس مسئلہ سے خاص دلچسپی تھی۔

(خطبات و مقالات صفحہ ۱۳۹)

اور مکہ معظمہ کے ۱۴ / ۱۳ سالہ قیام کے زمانہ میں تو مرحوم کا سب سے اہم مشغلہ قرآن عزیز کا بنظر عمیق مطالعہ تھا یا پھر "حجتہ اللہ البالغہ" کا مطالعہ۔

(خطبات و مقامات صفحہ ۷۷)

مولانا قرآن کو اس زمانہ کے اعلیٰ نصاب تعلیم کا سب سے اہم حصہ مانتے ہیں اور شاہ صاحب کی کتابوں کی روشنی میں یہ مشکل حل ہوتی نظر آ جاتی ہے کیونکہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ نحویین، مناطقہ اور فلاسفہ کی چنین و چناں سے الگ ہو کر قرآن کے فن پر نظر دوڑاتے اور اس پر غور فرماتے ہیں وہ اسلامیات کے طلبہ کے لیے بطور نصاب شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمہ قرآن کو سبقاً سبقاً لازم قرار دیتے ہیں کہ اس سے نفس قرآن سمجھ آ جائے گا ذہن جمود سے بچ کر متحرک ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ بر عظیم کا سرمایہ علم و ثقافت سمجھ میں آ جائے گا (کہ یہ سرمایہ فارسی میں ہے) عربی و فارسی ہر دو پر دسترس حاصل ہو جائے گی اور قرآن کی تعلیمات مجموعی صورت میں سامنے آ جائیں گی۔

(افادات و ملفوظات صفحہ ۴۴۵ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۴ء)

لیکن عصری تعلیم گاہوں میں اسلامیات کی زبوں حالی کا ماتم تو رہا ایک طرف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری قدیم دانش گاہیں قرآن کی روشنی سے محروم ہیں ان میں نحو ہے، منطق ہے، صرف ہے، کلام و فلسفہ ہے اور پھر مصنوعی مسالک ہیں ۔۔۔۔ نہیں تو قرآن نہیں ۔۔۔۔ سندھی قرآن پڑھ کر توحید و شرک کی حقیقت سے آشنا ہو کر اس منزل پر پہنچ جاتا ہے کہ بقول محمد علی جوہر۔

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

لیکن آج کا میر و پیر، صوفی و وزیر اور بڑے سے بڑا سکہ بند توحید کا واعظ اپنی آستینوں میں ہزاروں بت سجائے پھر رہا ہے اس کے باوجود اس کے دعووں کی گاڑی کہیں نہیں رکتی۔

پاکستان کے پچھلے دور میں عربی مدارس پر ایک اور ستم توڑا گیا اور وہ یہ کہ ان کی سندات کو ایم۔ اے کے برابر قرار دے کر ان پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے (عملاً محض سکول ٹیچری تک کھول دیئے گئے۔ اس سے ایک طرف تو کرپشن نے جنم لیا کہ سندات کی خرید و فروخت ہونے لگی اور فضلاء مدارس رشوت کے ذریعہ سکول کی ٹیچری تلاش کرنے لگے تو دوسری طرف فرقہ واریت کی وبا مزید پھلی پھولی کہ ہر مسلک کے مدارس اس کوشش میں لگ گئے کہ ان کے فرقہ کے زیادہ سے زیادہ فضلاء سکولوں میں کھپ سکیں۔ ایک اور ظلم یہ ہوا کہ مدارس کی تنگنائے سے نکلنے والے یہ عزیز پرائیویٹ عصری امتحانوں کے چکر میں پڑ کر اپنی صلاحیتیں برباد کرنے لگے حالانکہ اس کی ضرورت نہیں مولانا سندھی کے بقول۔

> طلبہ عزیز عصری امتحانات کے چکر میں پڑ کر مہینہ کے کام پر سال لگا دیں کہ جبکہ خدمت دین و علم کے لئے ان کی بنیاد مضبوط ہو تو وہ ذاتی محنت سے انگریزی اور دوسری ضروری زبانیں بہت جلد سیکھ کر ان پر عبور حاصل کر سکتے ہیں اور ایسا ہی لازم ہے۔
>
> (خطبات و مقالات صفحہ ۱۰۲)

سند کی منظوری اور سرکاری نوکری نے جو برگ و بار پیدا کیے ہیں ان کا نتیجہ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سامنے آ رہا ہے کہ اچھا برا جو نصاب عربی مدارس میں پڑھایا جا رہا ہے اس کی تدریس کے لئے مدرسین کا حصول مسئلہ بن گیا ہے۔ چند سال بعد یہی ہو گا کہ کروڑوں کے صرفہ سے تعمیر ہونے والے مدارس کی دیواروں پر ماتم کی سی کیفیت ہو گی اور بقول مولانا سندھی "تمہارا حال بخارا کے مسلمانوں جیسا ہو جائے گا" جہاں آج امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ کی قبر تو ہے باقی کچھ نہیں۔

(خطبات و مقالات صفحہ ۵۹۔۶۰)

مولانا اپنی جوانی کے بھرپور ایام میں اپنے اساتذہ اور بزرگوں کے ارشاد پر وطن سے بے وطن ہوئے۔ وہ فرماتے تھے کہ باہر رہ کر اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت ممکن تھی میں نے کی ساتھ ساتھ مجھے بہت کچھ دیکھنا پڑا۔

(خطبات صفحہ ۹)

انہوں نے اپنی آنکھوں سے عالمگیر انقلاب کی طوفانی لہریں دیکھیں۔ وہ فرماتے تمہیں نہ ان طوفانوں کی خبر ہے نہ تم یہ جانتے ہو کہ اگر یہ طوفان بہہ نکلے تو تمہارا حشر کیا ہو گا انہوں نے خاص طور پر علماء کے لئے کہا کہ تمہاری نظریں محض پہلوں کی لکھی کتابوں میں پھنس کر رہ گئی ہیں، اپنے گرد و پیش دیکھنے کی زحمت وہ گوارا نہیں کرتے، نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ زندگی سے کٹ چکے ہیں۔

(خطبات و مقالات صفحہ ۱۳)

ان کے نزدیک یہ انقلاب پسماندہ طبقات کا ہے جو ظالموں اور غاصبوں سے اپنا حق چھیننے کے لئے اٹھ رہا ہے۔ اس انقلاب میں جو آڑے آئے گا مٹ جائے گا جو نام نہاد علم، کلچر مذہب اور اخلاقی ضابطہ سد راہ ہو گا وہ نابود ہو جائے گا۔

(خطبات صفحہ ۱۷)

یہ انقلاب کیسا ہو گا۔ مولانا خوب جانتے تھے کہ اس کی بنیاد قرآن کو بنایا گیا تو اس کے مثبت نتائج ہوں گے ورنہ اس کی حیثیت روس و فرانس اور حالیہ دور میں ایران و مشرقی یورپ کے انقلاب کی بن کر رہ جائے گی، جس کا نتیجہ انسانیت کی تباہی ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن جو اقبال کے بقول "خواجہ" (مراعات یافتہ طبقات) کے لیے "پیغام مرگ" ہے اس کو بنیاد بنا کر دنیا کے مسائل مثبت، بنیادوں پر حل ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے قرآن فہمی کا صحیح انداز بنیادی پتھر ہے۔ جس کے لیے مولانا نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا اس کو بغور پڑھ کر اور اس کو عملاً برت کر ہم قرآن مجید سے صحیح استفادہ کر سکتے ہیں۔ مولانا نوجوانوں سے نیک توقعات رکھتے تھے۔ بوڑھے طوطے۔ عربی مدارس میں ہو یا عصری درسگاہوں میں۔ ان سے نہ کل توقع تھی نہ آج ہے۔ اس لیے نوجوانان عزیز پر لازم ہے کہ وہ وقت کی رفتار کو پہچانیں۔ مجذوب و مظلوم سندھی کی پکار پر لبیک کہیں۔ انہوں نے کہا تھا۔

> مسلم نوجوان اسمبلی کے ممبروں کی سرمایہ داری سے مرعوب ہو کر زیادہ دیر ان کے (سرمایہ داروں کے) قابو میں نہیں رہ سکتے۔
>
> (خطبات صفحہ ۵۹)

اور فرماتے

> ہمارا اصلی مخاطب صرف ہمارا نوجوان ہے اور یہی نوجوان آگے چل کر اپنے ملک میں اپنی حکومت بناتے گا۔

اگر بڑے بزرگ توجہ فرما سکیں اور عصری مدارس و قدیم مدارس کے نصاب میں قرآن کو اس کا حق دے سکیں تو یہ ہے سعادت، ورنہ وہ وقت دور نہیں جب ان ہڈیوں پر نیا تاج محل تعمیر ہو گا، جس کی تعمیر کا سہرا نوجوانوں کے سر ہو گا۔ نوجوان آج قرآن کی طرف متوجہ ہو رہا ہے، اس کی بے چین روح کچھ کر گزرنا چاہتی ہے۔ اسے ہم صرف یہی کہیں گے کہ تفاسیر کے بوجھ تلے دب کر نہ رہ جائیں شاہ ولی اللہ، ابوالکلام اور سندھی کی طرح نفس قرآن کو سمجھ کر عمل کی راہ پر چل کھڑے ہو انشاء اللہ تعالیٰ زمانہ کی عظمتیں اس کے قدموں تلے ہوں گی اور ۱۵ ویں صدی اس کی ہو گی۔

اس مقصد کے لیے فکر و فلسفہ شاہ ولی اللہ کے عظیم عالم مولانا صوفی عبدالحمید سواتی زید مجدہم کے درس قرآن کے مجموعے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو "معالم العرفان" کے نام سے چھپ رہے ہیں بڑے مفید و
مؤثر ہیں شستہ و نگفتہ زبان کے ساتھ بنیادی بات اس مجموعے
میں یہی ہے کہ اس سے نفس قرآن کا فہم نصیب ہوتا ہے
(علوی)

رب العزت ہم سب کو اپنی آخری کتاب کا سچا طالب علم بنائے اور اس کی سچائیوں پر صحیح معنوں میں عمل کی توفیق سے بہرہ ور فرمائے۔

آمین بحرمتہ سید المرسلین خاتم النبین والمعصومین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

۱۲۔ اے شاہ جمال لاہور

۱۱۔ جمادی الاخری ۱۴۱۰ھ

۹۔ دسمبر ۱۹۹۰ء

سہ شنبہ۔ بعد صلاۃ الظہر

قرآن کا ادنیٰ طالب علم

محمد سعید الرحمٰن علوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سندھی کا فہم قرآن

علوم اسلامیہ میں قرآن مجید کو متن کتاب کا درجہ حاصل ہے اور دیگر علوم کو حواشی کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ امت مسلمہ کو رسول اکرم نے کتاب وحکمت کی تعلیم دی تھی۔ انہوں نے رسول پاک کے اقوال وافعال سے اصول کلیہ اخذ کیے جنہیں سنت کا نام دیا گیا۔ کچھ لوگ اخبار واقوال میں دلچسپی لیتے تھے۔ انہوں نے اقوال وافعال رسول کی تدوین کی اور احادیث کے کئی مجموعے مرتب ہوگئے اس طرح ایسی مستند اور نیم مستند کتابیں مدون ہوگئیں جن میں سنت رسول اپنی تشریحی اور تفصیلی صورت میں نظر آتی ہے۔

امت مسلمہ کو جب نئے احوال وظروف کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول کی راہنمائی میں نئی قانون سازی کی اور یوں کئی قومی قوانین مدون ہوئے۔ اس عہد کی عظیم ہستی کا نام امام ابوحنیفہ ہے جنہوں نے اصول قیاس پر عمل کر کے کتاب وحکمت کے رشتے کو نئے نتائج سے مربوط کیا۔

عقل اور عقیدے کی سرحد پر علم کلام کا جلوہ نظر آتا ہے، جو دونوں کے مابین مکالے کی کوشش ہے ویسے کئی جگہ یہ علم مکالے کی بجائے محاربہ بھی بن گیا ہے۔ اسی طرح عقیدہ وایمان دلوں کے اندر اترتا ہے تو تصوف اس باطنی واردات کی گواہی دیتا ہے۔ مسلمان علماء نے علم کلام اور تصوف پر بھی کتابیں لکھیں بلکہ ایک زمانے میں علم کلام کو فقہ اکبر تک کہا گیا۔ علم تصوف مسلمان معاشرے میں ہمیشہ ہی معزز ومحترم رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصوف تو دلوں کے بھید جانتا اور انسان کے من سے سرگوشی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے جملہ فنون لطیفہ اور اولیائے کرام کے باطنی احوال میں تصوف ہر جگہ ہم رکاب نظر آتا ہے۔ اس سے آگے بڑھیں تو اسلام میں الٰہیات کا شعبہ بھی تصوف والوں کے پاس نظر آتا ہے۔ صوفی عالم ناسوت سے لاہوت تک کی دنیا کی مابعد الطبیعی تعبیریں اور تفسیریں پیش کرتا دکھائی دیتا ہے۔

علم کلام اور تصوف محترم سہی، ان کی عظمت بھی مسلم سہی، مگر اجتماعی زندگی کے ڈسپلن کے لئے قانون کی اہمیت معاشرتی عمارت میں بنیاد کے پتھر جیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہ کی بنیاد پر معاشرے کی تشکیل ہوئی اور آئمہ فقہ کی تقلید کی گئی۔ اگرچہ بعض لوگوں نے آئمہ حدیث کی بھی تقلید کی۔ مگر امت مسلمہ کی اکثریت نے ہمیشہ آئمہ فقہ کی تقلید کی۔ فقہ کی ترتیب و تدوین میں بڑی عرق ریزی ہوئی۔ اصول فقہ مدون ہوئے اور فقہ کی جزئی تعبیرات پر بیش بہا اور مفصل بحثیں ہوئیں۔ آئمہ فقہ کی تقلید نے معاشرے میں ڈسپلن پیدا کیا۔ مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ اسی فقہ کی بدولت منظم و مربوط رہی۔ عمومی صورت حال میں یہ تقلید بہت مفید بھی تھی اور ضروری بھی، مگر جونہی احوال زمانہ میں تغیر آیا، تقلید زنجیر پا بن گئی۔ تاریخ اسلامی میں بعض مواقع پر صوفیائے کرام نے مجتہدانہ رویہ اختیار کیا۔ اگرچہ انہوں نے مجتہد ہونے کا نہ دعویٰ کیا اور نہ اپنے اجتہاد کے لیے فقہی دلائل فراہم کیے۔ اس کے باوجود صوفیاء کے طرز عمل میں نئی راہ تراشنے اور بند دیواریں روزن تلاش کرنے کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

امام شاہ ولی اللہ کے زمانے تک موجود فقہی ذخیرہ امت کی رہبری کرتا رہا اور بہت سی علمی ضروریات پوری کرتا رہا۔ اس دوران میں قدیم علم کلام حفل اور شریعت میں مکالمے کا ذریعہ رہا اور قدیم تصوف ذہنی اور روحانی ضرورت کے لیے کافی ثابت ہوتا رہا یہ سارا ذخیرہ علم و عمل قرآن مجید سے ماخوذ اور مستفید تھا۔ اس سارے ذخیرہ علم کا مصدر کتاب و حکمت کی تعلیم تھی، مگر امام ولی اللہ کی زندگی میں قدیم صورت حال باقی نہ رہی۔ معاشرتی احوال و ظروف بدل گئے۔ زندگی کی قدیم راہیں متروک ہو گئیں۔ اس نئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت حال میں امام ولی اللہ امام زمانہ ہونے کے مدعی تھے ان کے دعوے کی دلیل فقط یہی تھی کہ انہوں نے جدید زندگی میں کتاب وحکمت سے استفادے اور نئے علوم دینیہ کی تشکیل وتدوین کی راہ ہموار کی۔

امام ولی اللہ نے قران مجید اور حدیث رسول اللہ کی تفہیم، فقہ، تصوف اور علم کلام کی تشکیل جدید کے لئے نئی بنیادیں فراہم کیں۔ انہوں نے علم کلام کے لیے شریعت مطہرہ کے اسرار و حکم اور معاشرے کی تفہیم کے لیے نئے عمرانی علم کی بنیاد رکھی جسے آپ ارتفاقات معاشیہ کا نام دیتے ہیں۔ امام ولی اللہ کو معلوم تھا کہ جدید علم کلام نظری فلسفوں کے حوالے سے نہیں، عمرانی مسائل کے حوالے سے ہی تشکیل پائے گا۔ امام ولی اللہ نے تصوف میں کئی اجتہادات کیے۔ انہوں نے لطیفہ جوارح کا انکشاف کر کے شریعت وطریقت کو یکجا کیا انہوں نے وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں قدیم مناقشہ ختم کرنے کے لیے ان دونوں کے مابین تطبیق بھی فرمائی۔ اسی طرح حدیث کے علم کے فروغ کے ساتھ فقہ کو عملی بنیاد فراہم کی۔

یہ ساری کاوشیں اپنی جگہ بہت اہم تھیں، مگر ان کی یہ کوشش ان کے سب کاموں پر بھاری اور ان کے تمام علوم میں افضل نظر آتی ہے کہ انہوں نے متن قرآن کی تفہیم، تعلیم اور تدبر کا آغاز کیا۔ انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو کچھ اس طرح فروغ دیا کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ رجوع الی القرآن کی تحریک کے علمبردار ہوں۔ انہوں نے تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ اصول تفسیر پر بھرپور انداز میں قلم اٹھایا اور اس انداز میں اصول تفسیر مرتب و مدون کیے کہ یہ قرآن حکیم کے مطالعے کی بنیاد بن گئے۔ موجودہ صورت حال میں یہ بات شاید عجیب محسوس نہ ہو کہ اب امام ولی اللہ کے رجوع الی القرآن کی تحریک اس قدر فروغ پا چکی ہے کہ اب یہ عجیب نہیں رہی۔ امام ولی اللہ نے جب یہ کام کیا تھا تو وہ دور حاشیوں کا دور تھا۔ حاشیوں کے دور میں متن کی طرف رجوع کی دعوت آسان نہیں۔ ادبی تنقید کے بارے میں ایک نقاد نے کہا تھا:

"It is become an old joke by new humanities

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

departments. First There are books. Then literary critics come along and write books about those books and the whole process can go on for ever. (Steven Cassedy)

یہ بات صرف ادبی تنقید کے بارے میں نہیں، جملہ علوم کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔ علوم اسلامیہ کی کتابوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض کتابوں کے حاشیے لکھے گئے، پھر ان کے حاشیے لکھے گئے اور یوں حاشیوں پر حاشیے لکھے گئے۔ حاشیوں پر حاشیے لکھنے والوں سے اجتہاد کی توقع کرنا یا نئی فکر کے فروغ کی امید رکھنا یقیناً کارعبث ہے۔

امام ولی اللہ دہلوی نے حاشیوں پر حاشیے لکھنے کی بجائے یا تو کتابیں لکھیں، یا کتابوں کے بارے میں لکھا۔ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اور حاشیہ لکھا۔ انہوں نے موطا امام مالک کے دو حواشی (عربی اور فارسی حواشی المسویٰ اور المصفیٰ) لکھے اور یوں حاشیوں پر حاشیہ لکھنے کی روش سے گریز کیا۔ انہوں نے بعض ایسی کتابیں لکھیں جنہیں ان کے متعلقہ علوم میں متن قرار دیا جا سکتا ہے۔ تصوف، علم کلام، تاریخ، حدیث، سنت اور تفسیر میں ان کا درجہ مقلد کی بجائے مجتہد کا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنے لیے مجتہد مطلق کی بجائے مجتہد فی المذہب اور مجتہد منتسب کا لقب پسند فرمایا۔

راقم الحروف کے استاد شیخ القرآن حضرت مولانا محمد طاہرؒ نے مولانا ابوالکلام کی ترجمان القرآن کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا:

"ترجمان القران (مولانا ابوالکلام) کو تفاسیر میں متن قرار دیا جا سکتا ہے اور دوسری تفاسیر کو حواشی کہا جا سکتا ہے۔

امام ولی اللہ دہلوی کی تصانیف خصوصاً ترجمہ و حاشیہ قرآن "فتح الرحمن" کے بارے میں یہی بات زیادہ تیقن اور وضاحت سے کہی جا سکتی ہے۔ امام ولی اللہ دہلوی نے فتح الرحمن کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ اور حاشیہ لکھا۔ تفسیر میں اصول تفسیر پر الفوز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکبیر لکھی اور قرآن مجید کے ایک جزو کی تفسیر بھی لکھی۔

الفوز الکبیر سے پہلے سیوطی کی الاتقان کے نام سے اصول تفسیر پر ایک کتاب ملتی ہے یا ابن تیمیہ کا ایک رسالہ اور باقی سب خیریت ہے۔ گویا اصول تفسیر کا موضوع مصنفین کے لیے بارہ پتھر باہر تھا کہ امام ولی اللہ دہلوی نے اس موضوع پر محققانہ کام کیا۔ قرآن مجید اور حدیث کی تعلیم عام ہونے سے ہی مجتہدانہ سوچ پروان چڑھ سکتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیم اور سماجی علوم پر کام کے آغاز سے در اجتہاد کھول دیا تھا اور یہ دروازہ زبان حال سے کہہ رہا تھا:

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب، ساقی پہ صلا میرے بعد

یہ حریف مے مرد افگن عشق امام عبید اللہ سندھی تھا۔ یہ وہ دانائے راز تھا جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے:

عمر ہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات
تا زبزم عشق یک دانائے راز آید بروں

یہ دانائے راز امام ولی اللہ سے شیخ الہند تک کے علوم قرآن کا وارث تھا۔ شیخ الہند نے وہ سارا علم جو اپنے اسلاف سے حاصل کیا اپنے شاگرد رشید امام سندھی کو منتقل کر دیا۔ امام سندھی سے پہلے دیوبندی بزرگوں کے ہاں ذوق تفسیر پختہ ہو چکا تھا۔ دیوبند کے بزرگ حضرت رشید احمد گنگوہیؒ (راقم انہی کے فیض یافتہ ایک خاندان میں پیدا ہوا) اور حضرت مظہر نانوتوی کے شاگرد رشید شیخ القرآن حضرت مولانا حسین علی کی تفسیر "بلغۃ الحیران" اس بات کا ثبوت ہے کہ دیوبندی بزرگ قرآن مجید میں کس سطح پر تدبر کر رہے تھے اور کس زمانے میں ربط سور و آیات پر غور و فکر فرما رہے تھے۔ بلغۃ الحیران پر افادات مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد مظہر نانوتوی لکھا ہوا ہے۔ ان دونوں بزرگوں کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب نظام القرآن کے مصنف مولانا حمید الدین فراہی ابھی دیوار دبستاں پر لام الف لکھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سندھی نے شیخ الہند سے قرآن مجید کے اسرار و غوامض سیکھے۔ انہوں نے اپنے اساتذہ اور اسلاف کا علم کس طرح مولانا کو پہنچایا، اس کے بارے میں مولانا سندھی کی اپنی ہی روایت ہے۔

> ہم (مولانا سندھی) نے امام فخرالدین رازی متوفی ۶۰۶ھ کی تفسیر پڑھی۔ نیز جار اللہ زمخشری متوفی ۵۳۸ھ کی تفسیر کا مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ معالم التنزیل از ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی متوفی ۵۱۰ھ اور تفسیر حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر المعروف۔ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ بھی پڑھی۔ ان سب تفسیروں کی ذریعہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کی اپنی استطاعت کے مطابق پوری کوشش کی، لیکن سوائے تحیر کے ہمیں کچھ نصیب نہ ہوا۔ اگر زمانہ طالب علمی میں ہم نے نجم الآئمہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ سے چند آیتوں کی تفسیر جو کتابوں میں نہیں ملتی، نہ سنی ہوتی اور ہمارے لیے وہ اطمینان کا ذریعہ نہ بنتی۔ نیز شیخ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کے بعض تفسیری جملے ہم نے نہ پڑھے ہوتے، تو قدماء کی ان تفسیروں کو پڑھ کر ہم علم تفسیر کے حصول سے قطعاً مایوس ہو جاتے۔ بے شک ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ پہلے زمانے میں مسلمانوں نے انھیں کتابوں کی مدد سے قرآن سمجھا تھا اور ان ہی اصول و قواعد پر انہوں نے اپنے اجتہاد کے مطابق قرآن کی حکومت قائم کی تھی، لیکن جہاں تک اس زمانے کا تعلق ہے، ہمارے لیے اس قسم کی تفسیروں سے قرآن فہمی ناممکن ہے۔
>
> (شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ صفحہ۔ ۵۴)

حضرت شیخ الہند، امام فخرالدین رازی اور علامہ تفتازانی کی اپنے اساتذہ مولانا محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاسم نانوتوی اور ان کے اسلاف کے مقابلے میں تغلیط اور تردید فرماتے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ یہ نیا عہد حضرت امام ولی اللہ اور ان کے متبعین اور منتبین کا ہے۔

حضرت مولانا سندھی کا ذوق قرآن فہمی دیوبند میں پروان چڑھا۔ انہوں نے قرآن فہمی کے لیے شامل نصاب تفاسیر کی تدریس و تعلیم کو پہلے روز ہی ناکافی قرار دے دیا اور یقیناً ان کے اس رویے کے پس منظر میں حضرت شیخ الہند کی تعلیم و تربیت موجود ہے ویسے تو مولانا حسین علی اور ان سے پہلے ان کے اساتذہ قرآن کی تعلیم کے لیے کتب تفسیر پڑھانے کے بجائے براہ راست قرآن مجید کی تدریس کا سلسلہ قائم کر چکے تھے یہ سلسلہ بھی حضرت امام ولی اللہ سے چلا تھا اور ان کے اتباع کے سارے سلاسل میں متعارف ہوا تھا۔ امام سندھی جب دیوبند سے نکالے گئے تو بہت سی باتوں پر مجرم ٹھہرائے گئے تھے۔ ان باتوں کا سلسلہ قرآن فہمی تک جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امام سندھی اپنے استاد شیخ الہند کی طرز پر قرآن کو سمجھ رہے تھے اور ان کے مخالفین قدماء کے طرز پر اور پھر طرز کہن پر اڑنے والوں نے شیخ الہند کے اس عظیم شاگرد کو دیوبند سے نکال دیا۔

مولانا سندھی نے اپنے استاد شیخ الہند کے حکم سے دہلی میں کام شروع کیا تو اپنے ادارے کا نام نظارۃ المعارف قرآنیہ رکھا۔ یہیں مولانا احمد علی لاہوری نے امام سندھی سے تفسیر پڑھی اور یہیں مولانا احمد علی لاہوری نے خدمت قرآن کا عہد کیا جسے تمام عمر نبھاتے رکھا:

عمر بھر کا پیمان وفا باندھا تو کیا
عمر کو بھی نہیں پائیداری ہائے ہائے

مولانا سندھی کابل گئے تو وہاں اپنے شاگرد ظفر حسن ایبک کو قرآن پڑھایا۔ انہوں نے جو نوٹس لیے وہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں۔ مولانا روس گئے، ترکی گئے اور پھر لوٹ کر مکہ معظمہ آ گئے۔ آپ نے مکہ معظمہ میں بہت سوں کو قرآن پڑھایا اور بہت سے قرآن نہ سمجھنے کی وجہ سے مولانا کے در سے نکالے گئے۔ کچھ ایسے ہی لوگوں نے مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دائرہ اسلام سے نکال دینے کی سعی نا مشکور فرماتی ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے۔

شیخ القرآن مولانا محمد طاہر نے راقم الحروف سے بیان فرمایا کہ وہ تین دوسرے علماء کے ساتھ حج پر گئے ۔ وہاں یہ چاروں حضرات امام سندھی کے حضور حاضر ہوئے ۔ امام سندھی نے تعارف کے فوراً بعد ان حضرات سے قرآن مجید کی ایک سورۃ کی تفسیر پوچھی ۔ ایک صاحب چپ رہے ۔ ایک نے معذرت کر لی اور ایک صاحب نے عالم ہونے سے ہی انکار کر دیا ۔ ان تینوں حضرات علماء کے نام بتانے سے عمداً گریز کیا گیا ہے تاکہ بعض بزرگ پر ستوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے ۔ ان تین علماء میں سے ایک حضرت نے امام سندھی کی تکفیر فرما کر ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ۔ چوتھے مولانا طاہرؒ نے سبقت کی اور تفسیر بیان کی ۔ مولانا طاہر کے سوا تینوں کی خوب درگت بنی اور امام سندھی نے ان لوگوں کو ڈانٹ کر بھگا دیا ۔ مولانا طاہرؒ کو روک لیا اور انہیں سال بھر پڑھاتے رہے ۔ اس واقعہ کی شہادت شیخ القرآن کے صاحبزادے مولانا محمد طیب بھی دیں گے ۔ کیونکہ جس مجلس میں شیخ نے یہ واقعہ بیان کیا اس مجلس میں مولانا محمد طیب بھی شریک تھے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے ۔

امام سندھی نے عمر بھر قرآن مجید کو پڑھا اس پر تدبر کیا اور اس کی تعلیم دی ۔ اس کی اردو میں تفسیر المقام المحمود لکھوائی ۔ عربی میں قرآن مجید کی تفسیر "الہام الرحمن" لکھوائی ۔ پھر برصغیر میں لوٹ کر آئے تو بعض مقامات پر قرآن مجید کی مختلف سورتوں کے درس دیے جو بعض حضرات نے مرتب کر کے شائع کر دیے ۔ یوں خدمت قرآن کا کام عمر بھر جاری رکھا ۔ ان کا کام آج بھی جاری ہے اور ان شاء اللہ تا ابد جاری رہے گا ۔

مولانا سندھی کا علم کا سفر عمر بھر جاری رہا ۔ انہوں نے ہر راست فکر مفکر کی طرح اپنی رائے بدلنے یا اس میں حک و اضافہ کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا ۔ اس لیے ان کے آخری دور کا فہم قرآن جس درجے کا ہے ابتدائی دور میں ڈھونڈنا مناسب نہیں لیکن ہر عظیم انتہا کے لیے ابتداء بھی عظمت سے محروم نہیں ہوتی ۔ امام سندھی کا ابتدائی دور کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن بھی جس اعلیٰ سطح کا تھا۔ بہت سوں کی انتہا بھی وہاں تک نہیں پہنچتی۔ اس ابتداء سے آج بھی استفادہ ممکن ہے۔

امام سندھی نے ۱۹۱۴ء میں راولپنڈی میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس میں خطبہ صدارت پڑھا، جس کا موضوع فہم القرآن ہے۔ یہ خطبہ صدارت "قرآن کا مطالعہ کیسے کیا جائے کہ عنوان سے شائع ہوا اور اب سے سہ بارہ شائع ہو رہا ہے۔ اس کا مطالعہ نہ صرف مولانا سندھی کی قرآنی فکر کی تفہیم میں مددگار ہو گا بلکہ مولانا سندھی کے فکری ارتقاء کی ابتدائی منازل کی خبر بھی دے گا۔ یہ مقالہ پہلی منزل پر اس بات کی آگہی بخشتا ہے کہ مولانا سندھی ۱۹۱۴ء میں جب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے مخاطب تھے تو ان کے مدنظر جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو قرآن مجید کے معارف سے آگاہ کرنا تھا۔ آپ کے خطبہ کے ابتدائی کلمات سے پتا چلتا ہے کہ آپ اس سے پہلے بھی ایجوکیشنل کانفرنس سے خطاب کر چکے تھے۔ سرسید مرحوم کی قائم کردہ اس تنظیم کے اجلاسوں میں مولانا سندھی کی شرکت ان کے اس نقطہ نظر کا عملی مظہر ہے کہ جدید طبقہ کو قرآن مجید کی تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔

مولانا سندھی نے اس مقالے میں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن مجید کی تفاسیر قرآن فہمی میں ہرگز مکمل تعاون نہیں کرتیں۔ وہ پہلی منزل پر ہی تفاسیر کی تعلیم کی بجائے قرآن مجید کی تعلیم کی دعوت دیتے ہیں۔ مسلم معاشرے میں سینکڑوں سالوں سے تفاسیر کی تعلیم کو قرآن مجید کی تعلیم کا قائم مقام سمجھا جاتا تھا، مگر امام ولی اللہ دہلوی نے تفاسیر کی بجائے قرآن مجید کی تعلیم کو رواج دینے کی کوشش کی۔ یہ عام سی تبدیلی نہیں تھی، ایک انقلابی اقدام تھا۔ یہ تفسیری بھول بھلیوں سے نکلنے، جمود میں مبتلا رہنے اور اندھی تقلید (۱) میں مگن رہنے کی نفی تھی۔ یہ براہ راست قرآن مجید کے حضور حاضری اور حضوری ہے۔ اس سے بلاواسطہ فیض یاب ہونے کی کوشش اور کاوش ہے اور مجتہدانہ فکر اور سوچ کا آغاز ہے۔ امام ولی اللہ کی فکر کے اجمال کی تفصیل امام سندھی کے ہاں ملتی ہے۔ اسی لیے امام سندھی تفاسیر کی تعلیم کی نفی جرات اور وضاحت سے کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ واضح رہے کہ اس وقت تک آپ ابھی برصغیر میں تھے۔ کابل اور روس کے سفر اور عالمی افکار کا مطالعہ ابھی بہت دور تھا۔ اس لیے دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ امام سندھی کے ان خیالات کے پس منظر میں شیخ الہند کی تعلیم و تدریس یقیناً شامل تھی۔ امام سندھی فرماتے ہیں:

> افسوس ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن تو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ البتہ مختلف حضرات نے (اپنے اپنے خیالات کے لحاظ سے) جو شرحیں (تفسیریں) قرآن کریم کی لکھی ہیں۔ وہ ہم سمجھ سکتے ہیں اور انھیں کو سمجھنا اور ان شرحوں کو سمجھنے کی کوشش کو لوگوں نے قرآن کی تعلیم سمجھ رکھا ہے۔ اگر یہ شرحیں اور تفاسیر ایسی ہوتیں کہ فقط قرآن مجید کا صحیح مطلب ادا کرتیں تو اس میں کوئی نقصان نہ ہوتا، لیکن غضب تو یہ ہے کہ مختلف لوگوں نے مختلف زمانوں میں ماحول کے مختلف اثرات سے متاثر ہو کر جو طرح طرح کی باتیں اپنی شرحوں اور تفاسیر میں ایسی درج کی ہیں کہ جن میں اور قرآن میں کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لوگ ان باتوں کو قرآن کی تعلیم سمجھنے لگے ہیں اور حقیقت میں وہ قرآن کی تعلیم سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔

امام سندھی، امام ولی اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر اس منزل پر پہنچے کہ آپ نے صاف صاف کہہ دیا کہ:

> "قرآن کی تعلیم اور تفسیر قرآن کی تعلیم علیحدہ علیحدہ ہیں ایک چیز نہیں۔ قرآن خود ایک مستقل کتاب ہے"۔

ہمارے قدیم علماء کے ہاں فہم قرآن کے لیے بہت سے علوم شرط اول ٹھہرائے گئے۔ ان علوم کی تعداد ہر دور میں بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ بعض علماء نے ان علوم کی فہرست دو درجن سے بھی بڑھا دی۔ امام ولی اللہ نے اس افسانے کی تردید کی اور بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت سے ارشاد فرمایا:

اور میں اب طالب علموں سے کہتا ہوں کہ اے بیوقوفو! جو خود کو علماء کا خطاب دیتے ہو۔ تم یونانیوں کے علوم میں مشغول ہو گئے اور صرف و نحو میں پھنس گئے اور تمہارا خیال ہے کہ یہ حقیقی علم ہے۔

(تفہیمات الٰہیہ)

امام سندھی نے اسی بات سے یہ نتیجہ اخذ کیا:

"قرآن خود ایک مستقل کتاب ہے اور صاف سلیس عربی میں ہے"۔

امام سندھی اس مقصد کے لیے قرآن سے ہی استناد فرماتے ہیں:

فانما یسرناہ بلسانک لعلھم یتذکرون (الدخان: ۵۸)

پس اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان پر آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

امام سندھی اس مقصد کے لیے تدبر قرآن کی اہمیت واضح کرتے ہیں اور قرآن کو تفاسیر کی بجائے قرآن سے براہ راست سمجھنے کی دعوت دیتے ہیں۔

اس کتابچے کے دوسرے باب میں امام سندھی تفسیر ماثور کے افسانے کی حقیقت بھی واضح کرتے ہیں۔ دراصل مختلف آیات کے سلسلے میں صحابہ کرام کے تفسیری اقوال مشہور ہو گئے۔ ان کی حقیقت کیا تھی؟ اس کے ساتھ ہی شان نزول کے سلسلے میں بے شمار روایات تراش لی گئیں اور ان سب سے بڑھ کر فضائل قرآن اور مختلف سورتوں کے فضائل کے سلسلے میں جو روایات تراشی گئیں ان کے متعلق صرف تفسیر بیضا[وی] مطالعہ ہی کافی ہو گا۔ تفسیر ماثور کے سلسلے میں امام سندھی نے صاحب کشف الظ[نون] حوالے سے اور علامہ سیوطی کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ تفسیر[...] میں بہت سے غیر صحیح اقوال صحابہ کرام سے منسوب کیے جاتے[...] تعبیر[...] سندھی نے علامہ سیوطی کا یہ حوالہ نقل کیا ہے: فیض پانے اور [...]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تفسیر میں دس مختلف قول دیکھے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ کرام اور تابعین سے۔ یہود و نصاریٰ کے سوا اور کچھ مروی نہیں۔

امام سندھی نے تفسیر ماثور کی حقیقت واضح کرنے کے ساتھ ان تفاسیر کی اصلیت بھی واضح فرما دی ہے جنہوں نے قرآن مجید کو اپنے پسندیدہ علم میں محیط کرنے کی کوشش کی ہے۔ کسی نے اسے علم صرف اور نحو میں محصور کرنے کی کوشش کی، کسی نے عجائب و غرائب کا قرآن سے تعلق جوڑا اور کسی نے اسے الحاد سے جا ملایا یعنی:

تاویل بڑھ کے اقرب الکفر ہو گئی
کچھ نہیں ہے شیخ تیرے علم و فن سے دور

امام سندھی کی دعوت صرف اور صرف یہی ہے کہ قرآن کی طرف لوٹ جاؤ یعنی حاشیے کو چھوڑ کر متن کی طرف لوٹ آؤ۔

قوموں کا عروج و زوال اس کے فکر و نظر کو کس قدر تبدیل کرتا ہے اس سلسلے میں امام ولی اللہ دہلوی کا یہ قول معروف ہے:

انما الاخلاق بالاحوال لا بالعلوم

اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اخلاق کا دارومدار احوال پر ہے علوم پر نہیں۔

امام سندھی نے تفسیر قرآن حکیم اور مسلمانوں کے عروج و زوال کا رشتہ بھی دریافت کیا ہے اور یہی جدلیاتی رویہ ہے۔ واضح رہے کہ جدلیات کسی بھی چیز کو تسلسل میں اور تمام حوالوں سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔ امام سندھی نے اس سلسلے میں لمبی چوڑی بحث اٹھانے کی بجائے بعض کلیدی الفاظ کی تفسیر پر بحث فرمائی ہے۔ یہ الفاظ مسلمانوں کی معاشرتی زندگی میں کلیدی حیثیت بھی رکھتے ہیں اور قرآن حکیم کی دعوت میں بھی بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ الفاظ "توکل" اور "صبر" ہیں۔ زوال کے دور میں ان دو قرآنی الفاظ کا غ[illegible]ی مفہوم امت مسلمہ میں رائج ہو گیا اور یوں دعوت قرآن کا مفہوم الٹ[illegible] جن سے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی الفاظ کا مفہوم اس لیے بھی الٹ ہو گیا کہ قرآن کی صرف تفسیر پڑھی گئی اور عربی مدارس میں اب بھی صرف اڑھائی پارے کی مفصل تفسیر شامل نصاب ہے۔ قرآن حکیم جب کچھ مدنظر تھا اور بہت کچھ مہجور کر دیا گیا تو قرآن مجید کی مکمل دعوت و تعلیم نظرانداز ہو گئی۔ ابن خلدون نے اسلام کو صرف فلاح آخرت کے لیے ضروری قرار دیا تھا۔ ہمارے امام سندھی کے عہد میں یہی خیال عقیدے کا روپ دھار گیا۔ امام سندھی نے واضح کیا کہ قرآن مجید انفرادی اور اجتماعی زندگی کو فلاح اور عزت کا راستہ دکھاتا ہے۔ یہ اخروی زندگی کی فلاح کا ضامن بھی ہے اور دنیاوی زندگی میں عزت کا ذریعہ بھی۔ ہمارے قدیم علماء تجارت کرتے تھے اور باعزت زندگی گزارتے تھے۔ امام ابو حنیفہ بزاز تھے۔ ایسے ہی بہت دوسرے علماء باعزت طریق سے روزی کماتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے:

حرف دعاء و دست سخاوت کے باب میں
خود میرا تجربہ ہے وہ بے حد نجیب تھا

ان نجیب لوگوں کو قرآن نے فقر غیور کا راستہ اپنانے کی دعوت دی تھی۔ میرے استاد شیخ القرآن مولانا محمد طاہر کہا کرتے تھے کہ مفتی کے لیے فتویٰ پر پیشہ لکھنا ضروری ہے۔ اگر وہ پیشہ نہیں لکھتا تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ دین سے کما رہا ہے۔ اس صورت میں اس کا فتویٰ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ امام سندھی فقر غیور کا راستہ اپنانے کی دعوت دیتے ہیں اور دنیا نہ کمانے کو منفی عمل ٹھہراتے ہیں۔ امام سندھی صرف آیات احکام پر غور و فکر کی دعوت نہیں دیتے وہ پورے قرآن مجید کی تفہیم کی دعوت دیتے ہیں۔ وہ قرآن کے لفظ لفظ کو ہدایت ٹھہراتے ہیں اور ان پر غور کی دعوت دیتے ہیں۔

اس کتابچے کے تیسرے باب میں امام سندھی قصص القرآن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ شیخ اکبر ابن عربی نے فصوص الحکم میں قصص القرآن کی تعبیرات پیش کی ہیں۔ امام ولی اللہ دہلوی نے تاویل الاحادیث میں قصص قرآن کی نئی تعبیر پیش کی ہے۔ امام سندھی نے اسی عمل کو آگے بڑھایا ہے اور قرآن مجید سے فیض پانے اور زندگی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریکی میں نور بھرنے کی دعوت دی ہے۔

امام سندھی نے اس کتابچے میں یہ واضح کیا ہے کہ قرآن مجید اعلیٰ کردار کی تشکیل کرتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے ھدی للمتقین کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دایہ اس جوان کی دودھ پلانے والی ہے اور مراد لیا جاتا ہے کہ اس دایہ کے دودھ سے یہ شخص بچے سے جوان ہو گیا اسی طرح دعوت قرآن سے فیضیاب ہو کر کوئی بھی انسان متقی بن جاتا ہے۔ امام سندھی نے الہام الرحمن میں ایک روایت سے استفادہ کرتے ہوئے متقی کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ:

جو امر بالمعروف کرے، نہی عن المنکر کرے اور عدل قائم کرے۔

امام سندھی نے جس روایت سے یہ مفہوم اخذ کیا ہے اسے مسترد بھی کر دیا جائے تو یہی مفہوم مختلف آیات قرآنی سے بھی اخذ ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کی آیت یاد آتی:

اعدلوا ھو اقرب للتقوی

امام سندھی نے اس کتابچے میں مختلف آیات اور احادیث سے مسلم کریکٹر اور متقی کریکٹر کی مختلف صفات واضح فرمائی ہیں۔ دراصل امام سندھی گمشدہ مسلم کردار کی تلاش میں نکلے تھے۔ مولانا روم نے کہا تھا: انسام آرزوست اور اقبال نے کہا تھا:

میں کہ مری نوا میں ہے آتش رفتہ کا سراغ
مری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو

مولانا سندھی بھی یہی جستجو لیے نکلے تھے۔ اس کتابچے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولانا سندھی کے نزدیک مسلم کردار اور متقی کردار کس قدر ضروری ہے۔ ان کی نظر میں یہی قرآن کا مقصود اولین تھا۔ یہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ سلم کی بعثت کا مطلب بھی ہے۔

اس کتابچے کے چوتھے باب میں مولانا سندھی نے قرآن سے دوری کا سبب عجم کو ٹھہرایا ہے۔ اقبال تمام عمر عجم کے خلاف شعلہ فشاں رہے، مگر مولانا سندھی نے صرف اسی کتابچے میں عجم کا استرداد کیا ہے۔ اقبال نے تو خیر یہاں تک کہہ دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمدن تصوف شریعت کلام
بتان عجم کے پجاری تمام

اور یہ بات اقبال ہی کہہ سکتے تھے :

ذرا سی بات تھی اندیشہ عجم نے اسے

مگر حقیقت حال اس کے بالکل برعکس ہے ۔ عرب نے اسلام کی دعوت کو آگے بڑھایا۔ عجم نے بھی اسلام کے فروغ واشاعت میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کردیں ۔ مولانا سندھی اس کتابچے میں عجم کو مجرم ٹھہرا رہے ہیں ۔ حالانکہ اسلام میں عجمیت کی آمیزش صرف افسانہ وافسوں ہے ۔ ہاں اس میں عربیت کی جو آمیزش ہوئی وہ ایک ایسا واقعہ ہے ۔ جس پر فخر کیا جاتا ۔ ہے حالانکہ یہی بات باعث تشویش ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے خیالات عقائد کا روپ دھار گئے :

الدعاء فی العربیہ اسرع فی الاجابتہ

عربی میں دعاء اجابت میں تیز تر ہوتی ہے

امام سندھی نے زندگی کے آخری دور میں عربیت اور اسلام کو الگ الگ کیا اور یہ عظیم کارنامہ ہے ۔ اسلام اور عربیت کو ایک کرنے کی بدعت محمد بن اسحاق کے عہد سے شروع ہوئی ۔ بعد والوں نے لکیر پہ لکیر ماری اور یہ بات ہمارے عہد کے بزعم خویش اصل اسلام کے دعویداروں کا قابل فخر سرمایہ ہے ۔

امام سندھی کے ۱۹۱۴ء کے اس کتابچے کو پڑھ کر راقم الحروف تو حیرت میں پڑ گیا تھا کہ یہ کتابچہ حیرت انگیز طور پر امام سندھی کے آخری دور کے خیالات سے مماثلت رکھتا ہے ۔ چند باتوں کا غلط ہو جانا یا چند باتوں سے علیحدہ ہو جانا ایک معمولی سی بات ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ امام سندھی کا امام ولی اللہ اور اپنے اساتذہ سے گہرا تعلق تھا یہی وجہ ہے کہ ان کے خیالات کا سفر افقی رخ پر کم ہوا اور عمودی رخ پر زیادہ ہوا ۔ ان کے خیالات میں تبدیلی کی بجائے گہرائی پیدا ہوئی ۔

امام سندھی نے اپنی زندگی کے آخری دور میں حروف مقطعات اور متشابہات پر غور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و فکر کی دعوت بھی دی اور قرآن مجید میں منسوخ التلاوت کا انکار بھی فرمایا۔ امام سندھی کے دور میں یہ دونوں باتیں بڑی انقلابی باتیں تھیں۔ امام سندھی نے جب یہ باتیں کہیں تو آپ ان دنوں مکہ معظمہ میں تھے۔ مکی علماء ان باتوں سے بڑے ناراض ہوئے، مگر آپ نے متشابہات پر مباحث ان علماء کے ممدوح ابن تیمیہ کی تحریروں میں دکھائے تو وہ آپ کے حامی ہو گئے۔

امام سندھی نے فہم قرآن کے سلسلے میں ایک ایسی راہ دکھائی جو نئی تو تھی، مگر قرآن حکیم کے خلاف نہیں تھی۔ انہوں نے امام ولی اللہ دہلوی کے طرز فکر اور طرز عمل کو آگے بڑھایا۔ اب انہی کی باتیں دہرا کر لوگ دانشور بھی بن رہے اور مفکر بھی۔ ایک مفکر اسلام (بزعم خویش) نے پارہ عم کی تفہیم میں جگہ جگہ امام سندھی کے اقوال دہرائے ہیں، مگر یہ باتیں المقام المحمود کے بارے میں کرنے کی ہیں۔

امام سندھی نے قرآن فہمی کے سلسلے میں جو اصول وضع کیے وہ ان کے اتباع اور تلامذہ کے ہاں بآسانی دیکھے جا سکتے ہیں۔ استاذی شیخ القرآن مولانا محمد طاہر علیہ الرحمۃ نے "العرفان" میں امام سندھی کے اصولوں کو شیخ القرآن مولانا حسین علیؒ کے اصولوں سے ملا کر ایک نیا امتزاج پیش کیا ہے۔

آج جہاں جہاں دعوت قرآن نظر آتی ہیں، وہاں وہاں امام سندھی کے افکار اور طرز فکر کی جھلک نظر آتی ہے۔ واقعی امام سندھی کی شبنم افشانی نے پورے گلزار کو زندگی بخش دی ہے۔ وہ واقعتہ کہہ سکتے تھے۔

شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز
اس چمن کی ہر کلی درد آشنا بن جائے گی

میں نے امام سندھی کے اس کتابچے پر مقدمہ لکھنے کا حریصانہ خیر مقدم کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ میرا نام بھی قرآن اور مفکر قرآن سے متعلق ہو کر نقش بر آب ہونے سے بچ جائے:

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام

۱۹۲ - ای - پی - آئی - اے ہاؤسنگ سوسائٹی — امجد علی شاکر

جوہر ٹاؤن لاہور — ۲ مئی ۱۹۹۷ء

حاشیہ:

یہاں تقلید سے اصطلاحی تقلید یعنی آئمہ فقہ کے اصول و ضوابط کی تقلید مراد نہیں بلکہ لغوی مفہوم مراد ہے اسے مکھی پر مکھی مارنے اور ایک ایک لفظ پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کے مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے۔

جامعة لاهور الاسلامية
دار المطالعة
کتاب نمبر:
91- بابر بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

قرآن مجید کی تعلیم کا اثر

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

گذشتہ کانفرنس منعقدہ آگرہ میں خاکسار نے ایک مضمون پڑھا تھا جس میں زیادہ تر ان دو امور پر بحث کی گئی تھی کہ ہماری قوم کے جدید طبقے میں مذہبی تعلیم کی کس حد تک ضرورت ہے اور اس طبقے کی مذہبی تعلیم کے لئے کس قسم کے مضمون کی ضرورت ہے۔

اس مرتبہ میں قرآنِ مجید کے متعلق اپنی ناچیز رائے پیش کروں گا۔ یہ فقط قرآنِ مجید کی تعلیم کا اثر تھا کہ چند سال کے عرصہ میں عرب کے بت پرست اور جاہل لوگ دنیا میں سب سے زیادہ خدا پرست، سب سے زیادہ متمدن، سب سے زیادہ مہذب اور سب سے زیادہ طاقتور بن گئے۔

اسی قرآن کی تعلیم نے ان میں نہایت جلد ایسے کامل ترین اخلاق پیدا کر دیئے کہ اگر ایک طرف چند سال کے عرصہ میں دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں نے متفقہ طور سے ان کے سامنے سرِ اطاعت خم کر دیا تھا، تو دوسری طرف وہ سب سے زیادہ خدا پرست بن گئے۔ جنگِ قادسیہ کے موقع پر جو ۱۵ھ میں ہوئی تھی۔ ایک ایرانی جرنیل نے کہا تھا کہ ہم ان لوگوں سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ رات کو فرشتے ہوتے ہیں اور دن میں شیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تعلیم کے نتائج ظاہر ہونے سے پیشتر عربوں کی جو حالت تھی۔ اس کا اندازہ ایران کے شاہنشاہ یزدجرد کے ان خیالات سے ہو سکتا ہے جس کا اظہار فردوسی نے اس طرح کیا ہے ؎

ز شیر شتر خوردن و سوسمار	عرب را بجائے رسید است کار
کہ تخت کیاں را کنند آرزو	تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

دنیا میں وہی حکومت کرتے ہیں جن کے اخلاق بہتر ہوتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم نے ان اونٹ چرانے والے عربوں کو نہایت جلد ایسے اخلاق سے مزین کر دیا کہ ایران تو ایران رہا وہ تقریباً تمام دنیا کے مالک بن گئے۔ خدا کے احکام کی تعمیل کے لئے وقت اور مال کی تو حقیقت ہی کیا ہے۔ نہایت خوشی سے جان دینا بہترین کامیابی سمجھنے لگے۔ مثالاً دو واقعات پیش کرتا ہوں

۱) عن انسؓ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالی حرامًا فی سبعین راکبا فلما قدموا قال لھم خالی انتقدمکم فان امنونی حتی ابلغھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ والا کنتم منی قریبًا فتقدم فامنوہ۔ فبینما ھو یحدثھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الی رجل منھم	حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ماموں حرام کو ستر سواروں کے ساتھ روانہ کیا پس پھر وہ پہنچے تو میرے ماموں نے ان سے کہا کہ میں تم سے پہلے جاتا ہوں اور اگر انہوں نے مجھے امان دی کہ میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں تو خیر ورنہ تم میری مدد کے لئے قریب ہو جانا۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور انہوں نے ان کو پوری امان دے دی لیکن جس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا رہے تھے تو ان لوگوں نے اپنے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا تو اس نے ان کے ایک نیزہ مارا وہ نیزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطعنه . فاو معوا. فقال الله اکبر فزت برب الکعبہ۔ ان کے جسم کے پار ہو گیا۔ ان کے میرے ماموں نے کہا۔ اللہ اکبر۔ کعبہ کے ربّ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

(۲) حضرت خبیبؓ کا واقعہ بخاری اور ابو داؤد میں مذکور ہے کہ جس وقت آپ کو حارث بن عامر بن نوفل کی اولاد نے شہید کیا تو آپ نے یہ شعر پڑھے۔

فلست ابالی حین اقتل مسلما علی ای شق کان للہ مصرع

وذالک فی ذات الالہ وان یشأ یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب کہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اللہ کے راستے میں کس پہلو پر گرتا ہوں۔ اور یہ اللہ کی راہ میں ہے کہ اگر وہ چاہے تو انہیں جدا جدا ہوئے اعضاء کے جوڑوں میں برکت پیدا کر دے گا۔ (ممکن ہے یہی کچھ کام کر جائیں)

عقلمند لوگوں نے اس تعلیم کے ظاہری نتائج پیدا ہونے سے پیشتر ہی اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ یہ تعلیم یقیناً ایسے کامل ترین اخلاق پیدا کرنے والی ہے کہ جن لوگوں پر اس کا اثر ہوگا خواہ وہ کیسے ہی غیر مہذب اور جاہل کیوں نہ ہوں نہایت جلد دنیا میں بہترین اور قوی ترین بن جائیں گے۔

ہرقل کی دعوت کا واقعہ

چنانچہ ۶ھ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو بذریعہ خط و کتابت دعوتِ اسلام دی تو اس نے ابو سفیان کو جو اتفاقاً اس وقت روم ہی میں تھا، بلا کر اسلامی تعلیمات اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات دریافت کئے۔ حالات معلوم ہونے کے بعد ہرقل نے یہ الفاظ کہے:

ان یك ما تقول حقا فانه نبی ولیبلغن ملکه ما تحت قدمی

جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ سچ ہے تو وہ یقیناً نبی ہے اور اس کی سلطنت ضرور میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدموں کے نیچے کی زمین تک پہنچے گی۔

ہرقل کی یہ رائے بالکل صحیح ثابت ہوئی اور یہی تعلیم آج بھی قرآن میں موجود ہے۔ مگر آج ہم نہایت خراب حالات میں ہیں۔ تمام دنیا میں مسلمان نہایت پست اور کمزور ہیں اور ان کی اخلاقی اور روحانی حالت نہایت تیزی سے تنزل کر رہی ہے۔ یہ نہایت عجیب اور حیرت انگیز بات ہے اور ہماری اس پست حالت کو دیکھ کر اکثر لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل گیا ہے کہ ان کی مذہبی تعلیم کی بدولت ان کی یہ حالت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعمال تعلیم ہی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں مصر کے اس صدی کے ایک نامور عالم نے لکھا ہے:

وانما یکون تغییر ما بالانفس	اور کسی قسم کا تغیر تعلیم و تربیت کے
بالتربیت والتعلیم. فان المراد	بغیر نہیں ہو سکتا کیوں کہ تغیر سے مراد
من التغییر ما یترب علیہ تغییر	وہ تغیر ہے جس کا نتیجہ عمل کا تغیر ہے
العمل وانما الاعمال آثار العلوم	اور اعمال علوم اور اخلاق کے آثار
والاخلاق. فمتی کان العلم	ہیں تو پھر جب حق اور باطل اور مفاسد
بالحق والباطل وبالصالح و	اور منافع اور مضار کا علم صحیح ہوگا اور
المفاسد صحیحا۔ والاخلاق	اخلاق عمدہ ہوں گے تو اعمال بھی سب
فاضلہ کانت الاعمال کلھا	اچھے ہوں گے جو کہ قوم کے افراد کو اعلیٰ
صالحہ مؤدیہ الی رقی الافراد	ترقی دیں گے اور مذہبی اور تمدنی کمالات
وکمالھم الدینی والمدنی ولو	تک پہنچا دیں گے اور موجودہ تعلیم
کان التعلیم الذی جرینا علیہ	جس پر ہم چند صدیوں سے چل رہے
من عدۃ قرون یخرج لنا	ہیں ایسے افراد پیدا کر دیتی جو کہ ملت
رجالاً ینھضون بالامۃ	اسلامی کو ترقی پر پہنچا دیتی۔ اور ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلامیه و یخرجونها من	گوہ کے بل سے نکال لیتی جس میں
جحر الضب الذی نحن فیه ۔	ہم مقید ہیں تو ان کے آثار ظاہر
۔ ظهرت آثارهم ولما	ہوتے۔ تو ہم اس ذلت کی حالت
بقینا فی هذه المهانة التی	میں نہ رہتے جس میں ہم چند صدیوں
نحن فیه منذ بضعة قرون	سے مقید ہیں۔ گویا ہم فالج یا سکتہ
وکاننا مصابون بالفالج او	کی بیماری میں مبتلا ہو
داء السکته ۔	گئے ہیں۔

ہم تو مریض ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن شریف ذریعہ شفا اور رحمت ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ	اور قرآن شریف کو ہم نے مومنوں
شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ	کے لئے شفا اور رحمت کر کے بھیجا ہے

بنی اسرائیل ۸۳

تو پھر ہم شفایاب کیوں نہیں ہوتے؟ ہم مریض کیوں ہیں؟

ہماری مذہبی کتاب کی تعلیم تو ایسی ہے کہ غیر بھی اس کے ظاہری نتائج نکلنے سے پیشتر یہ رائے قائم کر لیتے ہیں کہ اس تعلیم سے ایسے نتائج نکلنے والے ہیں کہ اس سے جو متاثر ہوں گے وہ دنیا میں سب سے زیادہ مہذب، سب سے زیادہ متمدن، کامیاب اور قوی ہوں گے۔ خود وہ کتاب بھی ایسا ہی دعویٰ کرتی ہے۔ علاوہ اس کے نتائج بھی مشاہدے میں آچکے ہیں۔ اس تعلیم کے نتائج کا تجربہ بھی ہو چکا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ تعلیم اب بھی موجود ہے۔ پھر بھی ہم مریض ہیں، ہم پست ہیں، ہم کمزور ہیں!

یہ نہایت حیرت انگیز اور عجیب بات ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنا نہایت ضروری ہے اور اس پر ہماری حیات کا انحصار ہے۔ ضرورت ہے کہ اس اہم ترین مسئلہ پر قوم کے بہترین دماغ غور کریں تاکہ صحیح نتیجہ تک پہنچ سکیں۔ اپنی بساط کے مطابق میں نے بھی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ پر غور کیا ہے اور جن نتائج تک پہنچا ہوں، پیش کرتا ہوں۔

مرض موجود ہو اور اکسیر موجود ہو۔ مسموم موجود ہو اور تریاق موجود ہو اور مرض نہ جاتا ہو۔ زہر نہ جاتا ہو تو اس کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ یا تو اکسیر اور تریاق کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ یا اگر استعمال کیا جاتا ہے تو غلط طریقہ سے کیا جاتا ہے۔

دوا جبھی نفع پہنچاتی ہے جب وہ صحیح طریقہ سے استعمال کی جائے۔ اگر غلط اور غیر مناسب طریقہ سے استعمال کی جائے تو وہی زہر بن جاتی ہے۔ جب ایک طرف خدا تعالےٰ قرآن کو ذریعۂ شفا فرماتا ہے تو دوسری طرف تجربہ نے بھی اس کو ایسا ہی ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایک بدترین قوم کو جو نہایت خراب اور پست حالت میں تھی۔ مشرک، بت پرست اور جاہل تھی، اس قوم کو چند سال میں بہترین قوم بنا دیا۔ اس کے مہلک ترین امراض کو شفا دے کر بہترین صحت عطا کر دی۔ اور اگر ہم باوجود اس تعلیم کے بدستور خراب حالت میں ہیں تو یہ لازمی ہے کہ یا تو ہم اس ذریعۂ شفا کو استعمال نہیں کرتے یا اگر کرتے ہیں تو غلط اور غیر مناسب طریقہ سے استعمال کرتے ہیں۔

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ہماری تباہی کے یہی دو سبب ہیں۔ ہماری قوم کا ایک حصہ تو قرآن مجید سے بالکل ہی محروم ہے اور دوسرا حصہ اس تریاق کو غلط طریقہ سے استعمال کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے موجودہ خراب نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ قوم کا جو حصہ قرآن کی تعلیم سے محروم ہے۔ اس کے متعلق کسی قسم کی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ خراب حالت میں ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ جو دوا کو اور صحت کے طریقوں کو استعمال نہ کرے گا وہ خواہ مخواہ مختلف امراض میں گھرا رہے گا۔

اس وقت قوم کے دوسرے حصے کی حالت پر غور کرنا ضروری ہے جو ایک بہترین تریاق کو غلط طریقہ سے استعمال کر کے اس کے فوائد سے محروم ہو رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریا رود از چشم لب تر نشود ہرگز
ایں طرفہ تماشا بیں لب تشنہ بہ آب اندر

تعلیم قرآن کا صحیح طریقہ

قبل ازیں کہ ہم اس پر غور کریں کہ قوم کا ایک حصہ قرآن کی تعلیم کو کن کن غلط طریقوں سے استعمال کر کے اس کے فوائد سے محروم ہے۔ بہتر ہے کہ ہم یہ دریافت کر لیں کہ قرآن کی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ اس کے بعد فیصلہ کرنے میں ہمیں آسانی ہوگی۔ جب کوئی طبیب کوئی نسخہ لکھتا ہے تو طریقۂ استعمال بھی ضرور بتا دیتا ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ قرآن کی تعلیم کا صحیح طریقہ بھی ہمیں قرآن میں ملنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں ہے کہ

۱	وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا	اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو
۲	اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ	جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو کما حقہ پڑھتے ہیں اور وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔
۳	وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ ۱۲۱)	اور جو لوگ اس کا انکار کریں گے وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔
۴	فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (الاعراف ۱۷۶)	ان کو قصے سناؤ تاکہ وہ غور کریں
۵	كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (یونس ۲۴)	غور کرنے والوں کے لئے ہم اس طرح آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں
۶	وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (بنی اسرائیل ۱۰۶)	اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس مصلحت سے اتارا کہ تم وقتاً فوقتاً مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی مصلحت سے ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا ہے۔

۷	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (الانبیاء ۱۰)	لوگو ہم نے تمہاری طرف (یہ قرآن) ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے کیا تم پھر نہیں سمجھتے۔
۸	وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ز (سورہ طٰہٰ ۱۱۴)	اور اے پیغمبر تمہاری طرف جو قرآن وحی کیا جاتا ہے۔ وحی کے تمام ہونے سے پہلے قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو
۹	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ الروم (۵۸)	اور ہم نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے اس قرآن میں سب ہی طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔
۱۰	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر ۱۷)	اور ہم نے قرآن کو لوگوں کے نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے؟
۱۱	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ (النساء ۸۲)	کیا ان لوگوں نے ہمارے ارشاد یعنی قرآن میں غور نہیں کیا۔
۱۲	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ (الفرقان ۳۲)	اور کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر کا قرآن سارے کا سارا ایک دم کیوں نہیں نازل کیا گیا ہم کہتے ہیں کہ جیسا وقتاً فوقتاً اترا ہے ایسا ہی اترنا چاہیئے تھا۔ اور اے پیغمبر اس میں مصلحت ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اس کے ذریعہ سے تمہارے دل کو تسکین دیتے رہیں اور اس وجہ سے ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳	وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ (الفرقان ۷۳)	اور نیز وہ لوگ کہ جب ان کو ان کے پروردگار کی آیتیں سنائی کر نصیحت کی جائے تو اندھے اور بہرے ہوکر ان پہ نہ گریں۔
۱۴	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ص ۲۹)	اے پیغمبر! یہ قرآن بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے۔ تاکہ لوگ ان کی آیتوں میں غور کریں اور جو عقل رکھتے ہیں اس کے مطلب سے نصیحت پکڑیں۔
۱۵	اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (الزخرف ۳)	ہم نے اس کو صاف اور سلیس عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اس کو بآسانی سمجھو۔
۱۶	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (الدخان ۵۸)	پس ہم نے اس کو تیری زبان میں آسان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں
۱۷	فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ (الزخرف ۴۳ ۴۴)	تو اے پیغمبر! قرآن جو تمہاری طرف نازل (وحی) کیا گیا ہے۔ اس کو خوب مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھے راستے پر ہو اور یہ قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے، اور آگے چل کر تم سب سے اس کی بابت باز پرس ہوگی۔
۱۸	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ	کیا یہ لوگ قرآن کے مطلب کو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (سورہ محمد ۲۴)	سوچتے یا دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔
۱۹	یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ (النساء ۲۷)	اللہ چاہتا ہے کہ (انبیاء اور صلحا) جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کے طریقے تم سے کھول کھول کر بیان کرے اور تم کو انہیں طریقوں پر چلائے اور تم پر مہر کی نظر رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے۔
۲۰	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۱)	اور مسلمانو! تمہارے لئے پیروی کرنے کے لئے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔

کلام مجید میں جو طریقہ اس کو پڑھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا ہے وہ صاف طور پر ان آیات میں درج ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) قرآن مجید نہایت غور و خوض سے پڑھو اور سمجھو پوری طرح سے اس میں فکر کرو۔ تدبر کرو۔

(۲) جو کچھ پڑھو اس کے مطابق صحیح عمل کرو کیونکہ تمہاری پیدائش کا مقصد عمل ہے

	(۱) اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط (الملک ۲)	اللہ تعالیٰ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔
	(۲) یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ	اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ (انبیاء و صلحا) جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	طریقے تم سے کھول کھول کر بیان کرے
(النساء ۲۷)	اور تمہیں انہیں طریقوں پر چلائے۔

۳۔ اور کلام مجید کی تعلیم پر عمل کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور نمونہ پیش رکھو کسی تعلیم پر عمل کرنے میں آسانی اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ اس پر عمل کا مجسم نمونہ پیش نظر رہے۔ تاکہ مختلف لوگ مختلف طریقۂ عمل اختیار نہ کریں اور افراط و تفریط سے محفوظ رہیں۔ خود قرآن میں قرآن کی تعلیم کا طریقہ بالکل صاف طور سے بتا دیا گیا ہے اور جناب رسول اللہ صلعم اور صحابہؓ اسی طریقہ پر کاربند ہوئے اور پورے کامیاب ہوئے۔

حضور پر نور قرآن مجید پر بے انتہا غور فرماتے تھے۔ بعض وقت صرف ایک آیت کو بار بار تلاوت فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ پوری رات گذر جاتی تھی اور صبح ہو جاتی تھی۔ امام ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد کی پہلی جلد صفحہ نمبر ۹۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

وكان رسول الله صلى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ کو ٹھہر
الله عليه وسلم	ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک
يرتل السورة حتى تكون	معمولی صورت بڑی سے بڑی سورت
اطول من الطول منها	ہو جاتی تھی اور بعض دفعہ ایک ہی آیت
وقام بايه حتى الصباح	پر ٹھہر جاتے تھے اور اسی کو بار بار صبح
من آياتها۔	تک پڑھتے رہتے تھے۔

تعلیم قرآن کے بارے میں صحابہ کرامؓ کی آراء اور تعامل

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں

ان الترتيل والتدبر مع	آہستہ پڑھنا اور غور کرنا جس میں
قلة القراءة افضل من	قرآن شریف اگرچہ تھوڑا پڑھا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرعة القراءة مع كثرتها بان المقصود من القراءة فهمه و تدبره والتفقه فيه والعمل به و تلاوته وحفظه وسيلة الى معانيه كما قال بعض السلف نزل القرآن ليعمل به فاتخذوا تلاوته عملا ولهذا كان اهل القرآن هم العالمون به والعاملون بما فيه وان لم يحفظوه عن ظهر قلب واما من حفظه ولم يفهمه ولم يعمل به فليس من اهله و ان اقام حروف اقامة اللهم واما مجرد التلاوة من غير فهم ولا تدبر ينفعها البر والفاجر و المؤمن والمنافق كما قال النبي

یہ اس سے بہتر ہے کہ جلدی پڑھا جائے۔ کیونکہ پڑھنے سے مقصود سمجھنا اور غور کرنا ہے تاکہ اس پر عمل ہو سکے اور اس کا پڑھنا اور یاد رکھنا معانی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے چنانچہ اسی بعض سلف نے کہا ہے کہ قرآن شریف اس لئے نازل ہوا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے مگر انہوں نے اس کی تلاوت کو ایک مستقل عمل بنا لیا۔ اسی لئے گذشتہ طبقات میں اہل قرآن وہی سمجھے جاتے تھے جو قرآن شریف کے عالم اور عامل تھے۔ اگرچہ ان کو زبانی حفظ نہ بھی ہوتا تھا لیکن جس شخص نے قرآن کو یاد کیا اور اس کے مطالب نہ سمجھے۔ نہ ان پر عمل کیا تو وہ اہل قرآن میں سے نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے حروف کو تیر کی طرح اس نے درست کر لیا۔ اور مختصر تلاوت جو کہ فہم اور تدبر سے خالی ہو۔ اس کو تو ہر نیک و بد مومن اور منافق کر سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو منافق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلعم مثل المنافق الذی یقرء القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر۔

قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اس کی مثال ریحان کی سی ہے کہ اس کی بو عمدہ ہے اور مزہ کڑوا ہے۔

وقال شعبة حدثنا ابو حمزہ قال قلت لابن عباس انی رجل سریع القراءة وربما قرأت القرآن فی لیلة مرة او مرتین — قال ابن عباس لان اقرأ سورة واحدة اعجب الی من ان افعل ذلك الذی تفعل فان کنت فاعلا لابد فاقرأ قراءة تسمع اذنیك ویعیه قلبك۔

شعبہ نے کہا ہے کہ ابوحمزہ نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ میں تیز پڑھنے والا ہوں۔ بعض اوقات ایک رات میں ایک یا دو مرتبہ قرآن ختم کرلیتا ہوں — ابن عباس نے کہا کہ مجھے اس طرح قرآن پڑھنے سے ایک سورۃ پڑھنا بہتر معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال اگر تم تیزی سے ہی پڑھنا چاہتے ہو۔ تو بھی ایسے پڑھو کہ تمہارے کان سنیں اور تمہارا دل اسے یاد کرلے۔

قال ابن مسعود: قفوا عند عجائبه وحرکوا به القلوب ولا یکن هم احدکم اخر السورة۔

ابن مسعود نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کے عجائب پر ٹھہرو۔ اور ان سے دلوں میں رقت پیدا کرو اور تمہاری یہ کوشش نہ ہو کہ خواہ مخواہ آخری سورۃ تک پہنچو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ۔ دخلت علی امراءۃ وانا اقرأ سورہ ھود ۔ فقالت یا عبدالرحمٰن ھکذا اقرأ سورۃ ھود واللہ انی فیھا منذ ستۃ اشھر وما فرغت من قرأتھا۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ میں ایک عورت کے ہاں گیا اور میں سورۃ ہود پڑھ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اے عبدالرحمٰن تم اس طرح سورۃ ہود پڑھتے ہو خدا کی قسم میں چھ مہینے سے سورۃ ہود پڑھ رہی ہوں اور اب تک اس سے فارغ نہیں ہوئی۔

حضرات صحابہ کرامؓ ایک طرف تو قرآن مجید پر اس قدر غور کرتے تھے۔ اور دوسری طرف اس پر پورا عمل فرماتے تھے۔ قرآن شریف کو اس طرح پڑھتے تھے کہ پہلے دس آیتیں پڑھیں اور ان پر عمل کیا۔ پھر اس کے بعد دس آیتیں پڑھیں اور ان پر عمل کیا اور پھر اس کے بعد دس آیتیں پڑھتے تھے اور ان پر عمل کرتے تھے۔ فقط پڑھنے اور سمجھنے کو ہی مقصود نہیں بنایا تھا۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر (پہلی جلد صہ میں درج ہے)

قال الاعمش عن ابی وائل عن ابن مسعودؓ قال کان الرجل منا اذا تعلم عشر اٰیات لم یجاوزھن حتی یعرف معانیھن والعمل بھن۔

اعمش نے ابن وائل سے روایت کی ہے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص ہم میں سے دس آیتیں سیکھ لیتا تھا تو اس سے زیادہ نہ پڑھتا تھا اور جب تک ان کے معانی سمجھ نہ لیتا ان پر عمل نہ کرتا۔

قال ابو عبد الرحمٰن السلمی حدثنا الذین کانوا

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے فرمایا ہے کہ ہم سے ان لوگوں نے بیان کیا ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقرؤنا انهم كانوا	ہم کو پڑھاتے تھے کہ وہ آنحضرت
يستقرؤن من النبي صلى الله	صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا کرتے تھے
عليه وسلم وكانوا	اور جس وقت دس آیتیں پڑھ لیتے تھے
اذا تعلم عشر ايات لم	تو ان سے تجاوز نہ کرتے تھے جب
يجاوزوها حتى يعلموا	تک کہ ان پر عمل نہ کرتے تھے لہٰذا
بما فيها من العمل فتعلمنا	ہم نے قرآن اور اس پر عمل دونوں
القرآن والعمل جميعًا۔	اکٹھے سیکھے تھے

اس کے ساتھ ہی حضرات صحابہ کرامؓ اس پر غور کرتے تھے کہ قرآن کی تعلیم سے پہلے ان کی حالت کیا تھی اور اس تعلیم کے اثر سے ان کی حالت کیا ہوگئی؟ اپنی حالتوں کا موازنہ کرتے تھے اور قرآن کی تعلیم سے جو اثرات ان پر ہوتے تھے' ان کا پورا اندازہ کر لیتے تھے چنانچہ سیرت ابن ہشام جلد اوّل صـ۱۱۶ میں درج ہے کہ جب حبش کے بادشاہ نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو دربار میں بلایا اور ان سے اسلامی تعلیم کے بارے میں دریافت کیا اور کہا کہ تم نے اپنے مذہب کو چھوڑ کر کیوں اسلام اختیار کیا ہے تو آپ نے فرمایا:

ايها الملك كنا قومًا اهل	اے بادشاہ ہم جاہل تھے اور بتوں کی
جاهلية۔ نعبد الاصنام ونأكل	پرستش کیا کرتے تھے۔ مردار کھاتے تھے
الميتة ونأتي الفواحش ونقطع	اور بے حیائی کے کام کیا کرتے تھے۔ قطع
الارحام نجور الجور ويأكل	رحمی کیا کرتے تھے اور ہمسائیوں سے برائی
القوي من الضعيف فكنا	کرتے تھے اور ہم میں سے قوی ضعیف
على ذالك۔	کو کھا جاتا تھا۔ ہم اس حالت میں تھے۔
حتى بعث الله الينا	کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بھیجا
رسولا منا نعرف نسبه	جس کے نسب۔ امانت اور پاک دامنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وامانته وعفافه فدعانا
الى الله لنوحده ولنعبده
ونخلع ما كنا نعبد وآباءنا
من دونه من الحجارة
والاوثان وامرنا بصدق
الحديث واداء الامانة
وصلة الرحم وحسن
الجوار والكف عن
المحارم والدماء ونهانا
من الفواحش وقول
الزور واكل مال اليتيم
وقذف المحصنة وامرنا
ان نعبد الله وحده
ولا نشرك به شيئا۔
وامرنا بالصلوٰة والزكوٰة و
الصيام فعدد عليه امور الاسلام
فصدقنٰه وآمنا به واتبعناه
على ما جاء به من الله فعبد
الله وحده ولا نشرك به
شيئا وحرمنا ما حرم علينا و
احللنا ما احل لنا فعدا علينا

سے ہم خوب واقف ہیں۔ اس نے ہمیں
توحید کی دعوت دی تاکہ ہم ایک اللہ
کی عبادت کریں اور ہم اور ہمارے آباء
پہلے جن بتوں اور پتھروں کی عبادت کیا
کرتے تھے ان کو چھوڑ دیں۔ اور اس
نے ہمیں سچ بولنے اور امانت ادا کرنے
اور صلہ رحمی کرنے اور ہمسائیوں کے
ساتھ نیکی کرنے اور محرمات اور خونریزی
سے بچنے کا حکم دیا اور جھوٹی باتوں اور یتیموں
کا مال کھانے اور عفیف عورتوں کو تہمت
لگانے سے منع کیا اور اس کا حکم دیا کہ ایک
ہی خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی
کو شریک نہ بناؤ اور ہمیں نماز اور زکوٰۃ اور
روزے کا حکم دیا۔ حضرت جعفر بن ابی طالب
نے سب اسلامی کام نجاشی کو گن کر سنائے
اور اس کے بعد کہا کہ ہم نے اس نبی کی
تصدیق کی اور اس پر ایمان لائے اور جو
کچھ وہ خدا کی طرف سے لایا ہے ہم نے
سب کو تسلیم کیا اس لئے ہم صرف ایک
ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو
اس کا شریک نہیں بناتے جو چیز اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومنا فعذبونا وفتنونا	حرام کی ہے اس کو حرام سمجھتے ہیں۔
علی دین لیردوا	اس پر ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی
الی عبادہ الاوثان	اور اس نے ہمیں عذاب دیا اور دین کی
من عبادۃ اللہ تعالیٰ۔	وجہ سے تکلیفیں دیں۔ تاکہ ہمیں خدا کی
	عبادت سے بتوں کی عبادت کی طرف پلٹ دیں

قرآن کی تعلیم کا طریقہ خود قرآن شریف سے اور رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے بالکل واضح ہے۔ اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ ہم کس قدر اس طریقۂ تعلیم کے مطابق قرآن سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب اگر وہی نتائج پیدا نہیں ہوتے تو کیا تعجب کی بات ہے۔ اگر وہ نتائج آپ چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اسی طریقہ سے قرآن مجید سے فائدہ اٹھائیں۔ ہماری نجات اسی طریقہ پر منحصر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

لا یصلح اخر ھذہ الامۃ	اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح فقط
الا بما صلح اولھا	اسی چیز سے ہوگی جس سے اول کی ہوئی۔

اب ہمیں اس پر غور کرنا ہے کہ اس صحیح طریقہ کے چھوڑنے سے قرآن کی اصلی تعلیم میں کون سے نقص پیدا ہو گئے ہیں تاکہ ان کی تلافی کرنے میں خاص طور سے سعی کی جائے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ غلط طریقۂ تعلیم سے ہم قرآن کے صحیح مطالب سے کس قدر دور ہو گئے ہیں۔

ایک حصہ قوم کا تو قرآن پڑھتا ہی نہیں۔ بالکل محروم ہے۔ لہٰذا اس کو اس تعلیم سے بُعد ہے۔ اور اس طبقہ کے بارے میں کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دوسرا طبقہ جو اپنے آپ کو قرآن کی طرف متوجہ سمجھتا ہے وہ بھی قرآن سے صحیح طریقے پر مستفید نہ ہونے کی وجہ سے اس کے صحیح مطالب سے دور ہو چکا ہے اور دور ہوتا جاتا ہے۔ اس طبقے میں سے ایک حصہ تو قرآن کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ بلکہ نقلِ الفاظ کو ہی کافی سمجھتا ہے۔ چنانچہ ہمارے اکثر مکاتب میں یہی رنگ ہے۔ اس طبقے کا دوسرا حصہ اگرچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف کے مطالب سمجھنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ ان کے سمجھنے کے مقدمات ہی میں الجھا رہتا ہے اور قرآن شریف پر غور کرنے کی طرف نہ تو توجہ کرتا ہے اور نہ اسے اس کا وقت ہی مل سکتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ جو علمائے ہند کے امام ہیں اپنی نادر کتاب تفہیماتِ الٰہیہ میں اسی طبقے کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

قرآن کے غلط طریقۂ تعلیم کے نتائج اور شاہ ولی اللہؒ کی رائے

واقول لطلبة العلم:	اور میں طالب علموں سے کہتا ہوں
ایها السفها والمسمون	کہ اے بے وقوفو! جو خود کو علماء
انفسکم بالعلماء اشتغلتم	کا خطاب دیتے ہو۔ تم یونانیوں کے
بالعلوم الیونانیین وبالصرف	علوم میں مشغول ہو گئے ہو اور صرف
والنحو وظننتم ان هذا	اور نحو میں پھنس گئے ہو۔ اور تمہارا
هو العلم	خیال یہ ہے کہ یہ حقیقی علم ہے۔

اس کے بعد ایک موقعہ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید سمجھنے کے لئے جن مقدمات کی ضرورت ہے۔ ان کو بقدر ضرورت سیکھا جائے نہ کہ ان کو مستقل درجہ دے دیا جائے۔

ان لا تشتغلوا بالعلوم	علومِ آلیہ میں شغل محض آلہ ہونے کی
الآلیه الا بانها آلة۔ لا	حیثیت سے کیا جائے نہ کہ اس لحاظ
بانها امور مستقله	سے کہ وہ مقصود بالذات ہیں۔

اور چونکہ یہ طبقہ صرف و نحو، منطق۔ کلام۔ معانی اور بدیع وغیرہ میں تکمیلِ فنون کے لئے تقریباً تمام وقت صرف کر دیتا ہے۔ اس لئے اصل قرآن کی طرف توجہ کرنے کا موقع ہی اس کو نہیں ملتا۔ اور جس قدرِ قلیل، اقل حصہ اپنی تعلیم کے زمانہ کا قرآن شریف میں صرف کرتا ہے وہ بھی مفسرین کے مختلف خیالات معلوم کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔ یہ رنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے عربی مدارس میں پایا جاتا ہے۔ نہایت افسوس ہے کہ آج خالص قرآن کی تعلیم ہی کہیں نہیں دی جاتی۔ جو لوگ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم ہوتی ہے، حقیقت میں وہ قرآن کی تعلیم نہیں ہوتی بلکہ تفسیر قرآن کی تعلیم ہوتی ہے۔ دراصل قرآن کی تعلیم اور تفسیر قرآن کی تعلیم علیحدہ علیحدہ ہیں، ایک چیز نہیں۔ قرآن خود ایک مستقل کتاب ہے۔ اور صاف سلیس عربی میں ہے۔ خدا تعالےٰ قرآن کے بارے میں فرماتا ہے:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ۔ (الدخان ۵۸)	ہم نے اس کو تیری زبان میں آسان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ۔ (القمر ۱۷)	اور ہم نے قرآن کو لوگوں کی نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے۔
قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (الزمر ۲۸)	یہ قرآن صاف سلیس عربی زبان میں ہے۔ اس میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں تاکہ اس کو سمجھ کر خدا سے ڈریں۔

قرآن اور تفسیر کے متعلق شاہ اسماعیل شہیدؒ کی رائے

جو شخص عربی جانتے ہوں وہ اس کو کچھ سمجھ سکتے ہیں اور اگر ساتھ ہی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ پیشِ نظر رکھیں، جس کا حکم خود قرآن میں ہے اور جو صحیح احادیث کے ذریعہ سے بالکل محفوظ ہے؛ تو انہیں کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں ہے اور وہ بالکل صحیح طور پر قرآن شریف کو سمجھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کر سکتے ہیں اور جو لوگ عربی نہیں جانتے ان کے لئے بہترین ترجمے موجود ہیں وہ ان کے ذریعہ سے سمجھ سکتے ہیں لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سمجھنے کے لئے بہت سے علوم وفنون کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور بڑے عالم ہونے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ نے کتاب تقویۃ الایمان صد ۳۰ میں اس خیال کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

" اس زمانہ میں دین کی بابت میں جو لوگ کئی راہیں چلتے ہیں۔ کوئی پہلوں کی رسموں کو پکڑتے ہیں کوئی قصے بزرگوں کے دیکھتے ہیں اور کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں، سند پکڑتے ہیں اور یہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا پیغام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کیلئے بڑا علم چاہیئے۔ ہم کو وہ طاقت کہاں ہے کہ ان کا کلام سمجھیں اور اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے۔ سو ہماری کیا طاقت ہے کہ اس کے موافق چلیں بلکہ ہم کو یہی (بات) باتیں کفایت کرتی ہیں۔ سو یہ بات بہت غلط ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف میں باتیں بہت صاف وصریح ہیں۔ ان کا سمجھنا مشکل نہیں۔ اور اللہ و رسول کے کام کو سمجھنے کے لئے بہت علم نہیں چاہیئے کہ پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے کو اور جاہلوں کو سمجھانے کو اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ میں فرمایا ہے

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ	وہ (خدا ہی تو ہے جس نے ان پڑھوں
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا	میں انہیں میں سے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ وہ
عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ	ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا
وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان
وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا	کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ورنہ
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ	اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں
مُّبِیْنٍ ۝ (الجمعہ ۲)	مبتلا تھے۔

سو جو کوئی یہ آیت سن کر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی راہ پر سوائے بزرگوں کے اور کوئی نہیں چل سکتا۔ سو اس نے اس آیت کا انکار کیا۔ اس بات کی مثال یہ ہے کہ جیسے بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار۔ پھر کوئی شخص اس بیمار سے کہے کہ فلاں حکیم کے پاس جانا اور اس سے علاج کروانا، اور بیمار کہے یہ تو بڑے بڑے تندرستوں کا کام ہے، مجھ سے یہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔ میں تو سخت بیمار ہوں۔ سو وہ بیمار احمق ہے اور اس حکیم کی حکمت سے انکار کرتا ہے۔ اس واسطے کہ حکیم تو بیماروں ہی کے علاج کے واسطے ہے اور جو تندرستوں کا علاج کرے اور انہیں کو اس کی دوا سے فائدہ ہو اور بیماروں کو کچھ فائدہ نہ ہو تو وہ حکیم کاہے کا۔

افسوس ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن تو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ البتہ مختلف حضرات نے اپنے اپنے خیالات کے لحاظ سے) جو شرحیں (تفسیریں) قرآن کریم کی لکھی ہیں۔ وہ ہم سمجھ سکتے ہیں اور انہیں کو سمجھنا اور ان شرحوں کے سمجھنے کی کوشش کو لوگوں نے قرآن کی تعلیم سمجھ رکھا ہے۔ اگر یہ شرحیں اور تفاسیر ایسی ہوتیں کہ فقط قرآن مجید کا صحیح مطلب ادا کرتیں تو اس میں کوئی نقصان نہ ہوتا۔ لیکن غضب تو یہ ہے کہ مختلف لوگوں نے مختلف زمانوں میں، ماحول کے مختلف اثرات سے متاثر ہو کر جو طرح طرح کی باتیں اپنی شرحوں اور تفاسیر میں ایسی درج کی ہیں کہ جن میں اور قرآن میں کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لوگ ان باتوں کو قرآن کی تعلیم سمجھنے لگے ہیں۔ اور حقیقت میں وہ قرآن کی تعلیم سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

مختصر تاریخ تفسیر

یہ بات واضح کرنا ضروری ہے اور اسی لئے میں قرآن کی شرحوں کا ابتدائی اور انتہائی مختصر خاکہ بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ شروع میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کے زمانہ میں قرآنِ مجید کے لئے کسی خاص شرح کے لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ قرآنِ مجید عربوں کی مادری زبان میں تھا۔ اس کو وہ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ البتہ جب مسلمانوں کی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور کثرت سے عجمی لوگ مسلمان ہونا شروع ہوئے تو چونکہ ان کی مادری زبان عربی نہ تھی اس لئے انہیں قرآن سمجھنے میں دقت شروع ہوئی اس دقت کے رفع کرنے کے لئے جہاں جہاں قرآنِ مجید کی عبارت میں عجمیوں کے لئے اشکال سمجھے گئے ان کے مطالب کو دوسرے ایسے الفاظ اور جملوں کے ذریعے سے واضح کیا جانے لگا۔ جن کو نسبتاً آسانی سے سمجھا جا سکے۔

صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں ان تفسیری جملوں اور فقروں کو کسی کتاب کی شکل میں لکھنے کی مطلق ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ جو حضرات قرآنِ مجید کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ تعلیم دینے کے وقت جہاں ضرورت ہوتی تھی ایسے الفاظ اور فقرے استعمال کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ تک کے زمانہ میں ان تفسیری الفاظ اور جملوں کی زیادہ ضرورت ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے ایسے تفسیری جملے صرف چند مروی ہیں۔ صاحب کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۳۲ میں لکھتے ہیں۔

والروایۃ عن ثلاثۃ فی غایۃ جداً ان تینوں سے بہت ہی تھوڑی روائت ہے

سب سے زیادہ تفسیری جملے صحابہؓ میں سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہیں۔ کیوں کہ آپ چھوٹے صحابہؓ میں سے تھے اور آپ کی وفات ۶۸ھ میں ہوئی ہے اور اس عرصہ میں کثرت سے عجمی لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور بوجہ عجمی ہونے کے ان کو ایسے تفسیری جملوں اور الفاظ کی زیادہ ضرورت تھی۔ لیکن بہت افسوس ہے کہ بہت سے جھوٹے راویوں نے اپنی طرف سے تفسیری فقرے اور جملے بنا کر حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا اور اس تعلیم کے دو مرکز ہو گئے۔ ایک مکہ اور دوسرا کوفہ۔ مکہ میں حضرت ابن عباس کے شاگرد مثلاً مجاہد اور سعید بن جبیر۔ عکرمہ۔ طاؤس بن کیسان۔ عطاء بن ابی رباح قرآن کی تعلیم خصوصیت سے دیتے تھے اور کوفہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے شاگرد مثلاً علقمہ بن قیس۔ اسود بن یزید۔ ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ۔

حضرات تابعین کے زمانہ میں بھی قرآن مجید کے مطالب سمجھانے والے تفسیری الفاظ اور فقروں کو لکھوانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ قرآن کی تعلیم کے وقت وہ استعمال کئے جاتے تھے۔

حضرات تابعین کے بعد ان کے شاگردوں نے صحابہ اور تابعین کے ان تفسیری الفاظ اور فقروں کو لکھنا شروع کر دیا۔ جن حضرات نے خصوصیت سے یہ الفاظ اور فقرے جمع کئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سفیان بن عیینہ۔ وکیع بن الجراح شعبہ۔ یزید بن ہارون عبدالرزاق ابن ابی ایاس۔ اسحٰق بن راہویہ۔ روح بن عبادہ۔ عبد بن حمید۔ ابی بکر بن ابی شیبہ۔

اگر یہ سلسلہ اسی طرح قائم رہتا تو نہایت مفید ہوتا اور آج قرآن کی اصل تعلیم صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ میں جاری رہتی۔ لیکن افسوس ہے کہ اس طبقے کے بعد ایسے افراد پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی شرحوں میں قرآن مجید کے صحیح مطالب کو پوری طرح پیش نظر نہیں رکھا۔ بلکہ بہت سی غیر صحیح باتیں بھی اپنی شرحوں میں درج کر دیں اور مختلف تفسیروں کی کتابیں ایسی لکھنی شروع کیں جن میں قرآن کے کچھ حصے کے صحیح اور کچھ حصے کے غیر صحیح مطالب موجود تھے۔

ان کے بارے میں صاحب کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ میں تحریر فرماتے ہیں :-

ثم الف فی التفسیر	اس کے بعد متاخرین میں سے ایک
طائفة من المتاخرین	جماعت نے تفسیریں تالیف کیں اور اسانیدوں
فاختصروا الاسانید والقوا	کو مختصر کر دیا۔ اور بہت سے اقوال نقل
من الاقوال کثیرا	کر دیئے۔ یہاں سے زائد باتیں داخل
فدخل من ههنا	ہونے لگیں اور صحیح اور ضعیف آپس میں
الدخیل والتبس الصحیح	ملتبس ہو گئے اس کے بعد جس کسی کو کوئی
والعلیل ثم صار کل	بات معلوم ہوئی وہی درج کر دی اور جو
من مسخ له قول	کچھ اس کے خیال میں آیا اسی پر اعتماد کر
یؤاده من خطر	لیا۔ اس کے بعد ہر ایک پچھلا طبقہ اپنے
ببالہ شئی یعتمده	متقدمین سے نقل کرنے لگا اس خیال
ثم ینقل ذلك خلف	سے کہ کوئی نہ کوئی مزید اس کی اصلیت
عن السلف عاما ان له	ہو گی اور انہوں نے اس کی تحقیق نہیں
اصلا غیر ملتفت الی ما	کی کہ سلف صالحین سے اس میں کیا
دروعن السلف الصالح .	منقول ہے۔

ان تفسیروں میں کلام مجید کے الفاظ کے جس حد تک غیر صحیح معنے درج ہونے لگے۔ اس کا اندازہ علامہ سیوطی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رایت فی التفسیر قولہ تعالیٰ	میں نے غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّینَ
غیر المغضوب علیهم ولا الضالین	کی تفسیر میں دس مختلف قول دیکھے ہیں۔
نحو عشرة اقوال مع ان الوارد عن	حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب
النبی صلعم وجمیع الصحابة	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین سے یہود و نصاریٰ
والتابعین لیس غیر الیهود والنصاریٰ	کے سوا اور کچھ مروی نہیں ہے۔

مفسرین کے اس طبقہ کے بعد ایک دوسرا طبقہ پیدا ہوا جنہوں نے اپنی کتابوں میں قرآن مجید کے غیر صحیح مطالب ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے قرآن مجید کے مطالب کو صرف اس فن میں محصور کرنے کی کوشش کی، جس کو وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ مثلاً جس کو نحو اچھی طرح آتی تھی۔ اس نے اپنی تفسیر میں کلام مجید کے صحیح مطالب کو پیش کرنے کی جگہ ساری قوت قرآن کی آیتوں کے نحوی نکات بیان کرنے اور ان پر بحث کرنے اور نحو کے مسائل نقل کرنے میں صرف کردی اور اسی طرح ان تفاسیر کا پڑھنے والا صرف یہ سمجھ سکتا ہے کہ گویا قرآن شریف صرف علم نحو ہی کی تعلیم کی غرض سے نازل ہوا ہے مثلاً اس قسم کی ایک تفسیر میں بجائے اس کے کہ بسم اللہ کا صاف مطلب واضح کر دیا جاتا۔ اس کے پڑھنے کی تین ہزار ترکیبیں درج کردی ہیں۔ اس بارے میں بجائے اس کے کہ میں خود کچھ کہوں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کشف الظنون کی حسب ذیل عبارت نقل کردوں۔ یہ عبارت اس بات کو واضح کردے گی (کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۳۴)

ثم صنف بعد ذلك قوم	اس کے بعد ایسے لوگوں نے تصنیف
دبروا فی شیئ من العلوم	کی جنہوں نے کسی ایک علم میں قوت
ملاء کتابه بما عذاب علی	حاصل کی ہے اور اپنی کتاب کو اسی فن
طبعه من الفن واقتصر	سے بھر دیا ہے جو اس کی طبیعت میں
فیه علی ما تمهراء فیه	غالب تھا اور محض اسی پر اکتفا کیا جس
کان القرآن انزل لاجل	میں کہ اسے مہارت حاصل تھی۔ گویا قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا العلم لا غير مع ان فيه بيان كل شئ فالنحوى ليس له همّ الا الاعراب وتكثير الاوجه المحتملة فيه وان كانت بعيدة وينقل قواعد النحو ومسائله وفروعها وخلافياته كالزجاج والواحدى فى البسيط والوحيان فى البحر والنهر والاخبارى . ليس له شغل الا القصص واستيفاءها والاخبار عمن سلف سواءٌ كان صحيحة او باطلة و منهم الثعلبى والفقيه يكاد يسير فيه الفقه جميعا وربما استطرد الى اقامة ادلة الفروع الفقهية التى لا تعلق لها بالآية اصلا والجواب على ادلة المخالفين كالقرطبي وصاحب العلوم العقلية خصوصًا الامام فخر الدّين قد ملاء تفسيره باقوال

صرف اسی علم کے لئے نازل ہوا تھا باوجودیکہ اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔ نحوی کو فقط اعراب اور وجوہ ترکیب ہی مدنظر رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ بعید ہی کیوں نہ ہو۔ اور وہ نحو کے قواعد اور مسائل اور فروع اور اخلاقیات ہی کو داخل کرے گا۔ جس طرح کہ زجاج اور واحدی نے بسیط اور ابوحیان نے بحر اور نہر میں کیا ہے اور اخباری کو محض قصے اور ان کی تکمیل ہی مدنظر رہتی ہے۔ اگر گذشتہ قصے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ ثعلبی بھی ایسے حضرات ہی میں سے ہیں۔ اور فقیہ کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ ساری فقہ داخل کر دے۔ لبسا اوقات فقیہ فروعات فقہ کی دلیلیں لے آتا ہے حالانکہ ان کو نفس آیات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور پھر ان دلیلوں کے مخالفین کے جوابات بھی نقل کر دیتا ہے۔ ایسے حضرات میں قرطبی ہیں۔ اور صاحب علوم عقلیہ خصوصًا امام رازی جنہوں نے اپنی تفسیر کو حکماء اور فلاسفروں کے اقوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحكماء والفلاسفة وخرج من شئ الى شئ حتى يقضى الناظر العجب قال ابوحيان في البحر جمع الامام الرازي في تفسيره اشياء كثيرة طويله لاحاجة بها في علم التفسير ولذلك قال بعض العلماء فيه كل شئ الا التفسير، والمبتدع ليس له قصد الا تخريب الايات وتسويتها على المذهب الفاسد بحيث انه لولاح له اشارة من بعيد اخذها او وجد موضعا له فيه اوفى مجال سارع اليه۔ و الملحد فلا تسل عن كفره والحاده في آيات الله وافتراءه على الله مالم يقله ومن ذلك القبيل الذين يتكلمون في القرآن بلاسند ولا نقل عن السلف ولا رعاية لاصول الشرعيه والقواعد العربيه كتفسير محمود بن حمزه الكرماني في مجلدين سماه العجائب والغرائب ضمنه اقوالا هي عجائب عند العوام غرائب ما نقلت عن

سے بھر دیا ہے اور کہاں سے کہاں تک چلے جاتے ہیں جس کے دیکھنے والا متعجب ہو جاتا ہے۔ ابوحیان نے بحر میں کہا ہے کہ امام رازی نے اپنی تفسیر میں بہت سی چیزیں ایسی درج کی ہیں جن کی علم تفسیر میں کچھ ضرورت نہ تھی۔ اس لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ امام رازی کی تفسیر میں سب کچھ ہے مگر تفسیر نہیں۔ اور ایک بدعتی کی غرض محض آیتوں کی تحریف ہی ہوتی ہے۔ تاکہ ان کو اپنے فاسد مذہب پر منطبق کرے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی دور کی بات بھی سوجھتی ہے تو اسے لے لیتا ہے۔ یا اگر کوئی ایسا موقعہ پاتا ہے جس میں اس کی بات کچھ بھی بن سکے تو فوراً بنا لیتا ہے اور ملحد کا تو ذکر ہی کیا ہے کہ وہ خدا کی نسبت جھوٹ بناتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے مطلقاً نہیں فرمایا اور جو لوگ قرآن شریف میں بلا سند یا سلف صالحین کے اقوال کے ماسوا اور قواعد عربیہ اور اصول شرعیہ کی رعایت کے بغیر کچھ کہتے ہیں وہ سب اسی قسم میں سے ہیں۔ محمود بن حمزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلف بل لقتل فيه
اقوالا منكرة لا يحل
الاعتقاد عليها ولا
ذكرها الا للتحذير
من ذلك وسئل
البلقيني عمن فسر بهذا
فافتى بانه ملحد ولقا
كلام الصوفية فى القرآن
فليس بتفسير قال ابن
الصلاح فى فتاواه وجدت
عن الامام الواحدى انه
قال صنف السلمى حقائق
التفسير ومن اعتقد ان
ذالك تفسير فقد كفر۔
قال النسفى فى عقائده
النصوص تحمل ظواهرها
والعدول عنها الى
معان يدعيها اهل
الباطن الحاد۔

کرمانی کی تفسیر دو جلدوں میں اسی قسم کی
ہے جس کا نام اس نے العجائب و
الغرائب رکھا ہے۔ اس میں بہت سے
قول نقل کئے ہیں۔ جو علماء کے نزدیک
عجیب ہیں اور سلف کے طریقے سے
بہت دور ہیں۔ بلکہ وہ ایسے ہیں کہ
ان پر اعتقاد بھی ناجائز ہے اور
ان کا ذکر کرنا سوائے تحذیر کے
ناجائز ہے۔ بلقینی سے ایسے لوگوں
کی نسبت فتویٰ پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا
کہ ایسے لوگ (مفسر) ملحد ہیں اور قرآن
کے بارے میں صوفیہ کا کلام تفسیر نہیں ہے
ابن الصلاح نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے
کہ میں نے امام واحدی سے معلوم کیا ہے
انہوں نے فرمایا کہ سلمی نے حقائق التفسیر تصنیف
کی ہے جو شخص یہ خیال کرے کہ یہ تفسیر ہے تو وہ
کافر ہے۔ نسفی نے اپنے عقائد میں کہا ہے
کہ نصوص کو اپنے ظواہر پر محمول کیا جائیگا۔
اور ان سے اہل باطن کے معانی کی طرف
پھرنا الحاد ہے۔

ہم میں یہ رنگ چھٹی صدی میں آگیا تھا۔ اس کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ قرآن مجید کا لو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہی کیا ہے خود ان تفسیروں کی شرحیں اور حاشیے لکھے جانے شروع ہو گئے۔ صرف تفسیر بیضاوی کا ملا عوض نے تیس جلدوں میں حاشیہ لکھا ہے۔

نوٹ :۔ یہاں میرا مقصد حضرات علماء پر اعتراض کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ ایک نہایت اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اقتباسات کو نقل کرتا ہوں۔ حضرات علمائے کرام نے اپنے مذہب کی خدمت جس خلوص اور جانفشانی سے کی ہے۔ اس کی جزاء صرف اللہ تعالیٰ ہی مرحمت فرما سکتا ہے۔

صحیح انداز پر تعلیمِ قرآن سے محرومی کے نتائج

یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ اصل قرآن پر غور و فکر کرنا اور چیز ہے اور تفاسیر پر غور و فکر کرنا اور چیز ہے۔ اصل قرآن کو چھوڑنے سے اور اس کو صحیح طریقہ سے نہ پڑھنے کی وجہ سے ہم قرآن کی صحیح تعلیم سے محروم ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس کے نتائج وہ ہیں جو کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ خود قرآن سے جو طریقے قرآن کی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کے درج ہیں، ان کو چھوڑنے کی وجہ سے ہم اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے ہم محروم ہوتے جا رہے ہیں اور قرآن کی تعلیم ہمارے غلط طریقہ استعمال کی وجہ سے عمدہ نتائج کیوں نہیں پیدا کرتی، یہ حسب ذیل مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

جب سے ہم قرآن کی اصلی تعلیم سے دور ہوتے گئے ہیں، ہم برابر تنزل کر رہے ہیں۔ اور جیسی قوم کی حالت ہوتی ہے، ویسے ہی اس کے اخلاق ہوتے ہیں۔ اگر قوم زندہ ہوتی ہے تو اس کے افراد میں جرأت، ہمت، استقلال، ترقی کی امنگ، قربانی وغیرہ عمدہ اخلاق ہوتے ہیں اور اگر قوم میں مردگی ہوتی ہے تو اس کے افراد کم ہمت، سست، بزدل ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھنے والے ہوتے ہیں۔ قومی تنزل کا مردہ اقوام میں اس قدر اثر ہوتا ہے کہ عمدہ الفاظ کے معنوم بھی بگڑ کر خراب ہو جاتے ہیں۔

نواب محسن الملک مرحوم نے ایک موقع پر اس بات کو اس مثال سے واضح کیا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مسلمانوں میں کچھ جان تھی تو ان میں وعدہ اور قول و قرار کا دوسرا مفہوم تھا۔ اور جب ان پر مردنی چھا گئی تو انہیں الفاظ کا دوسرا مفہوم ہو گیا۔ پہلے مشہور تھا

ع قولِ مرداں جانے دارد

پھر یہ حالت ہوئی

ع وعدہ آساں ہے ولے اس کی وفا مشکل ہے

پھر اس کے بعد یہ حالت ہو گئی۔

ع وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

اسی طرح جب سے ہم نے قرآنِ مجید کو چھوڑ دیا ہے اور اس وجہ سے ہماری حالت خراب ہو گئی ہے۔ تو خود قرآنِ مجید کے الفاظ کے مفہوم ہی بدل گئے۔ مثال کے طور پر میں "توکل" اور صبر کو پیش کرتا ہوں۔

توکل کیا ہے؟

آج کل ہمارے ہاں "توکل" کے معنی ہیں۔ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا اور کچھ کام نہ کرنا۔ اس کو کہتے ہیں "توکل"۔ اس کے لئے ایسے قصے بھی مشہور ہیں کہ ایک صاحب نے اس طرح "توکل" کیا کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے اور خدا سے کہا کہ میں خود کھانا نہیں کھاؤں گا کہ جب تک خود بخود کھانا میرے منہ میں نہ آجائے گا۔ اس طرح وہ کچھ عرصہ تک بیٹھے رہے۔ اس کے بعد کھانے کا ایک خوان ان کے سامنے موجود ہو گیا۔ وہ سمجھے کہ بس کام ہو چکا اور اپنے ہاتھ سے کھانے لگے۔ اتنے میں آواز آئی کہ تو جلدی کر گیا۔ اگر کچھ دیر اور منتظر رہتا تو خود بخود تیرے منہ میں کھانا پہنچ جاتا۔ اور چونکہ قرآن میں "توکل" کی تعریف ہے۔ اس لئے نکموں کی تعریف کی جاتی ہے کہ فلاں صاحب تو کچھ کام نہیں کرتے۔ گھر سے باہر نہیں نکلتے وہ بڑے متوکل ہیں۔ حالانکہ قرآنِ مجید میں تو "توکل" کا مفہوم یہ ہے کہ نہایت مشکلات کی حالت میں پوری ہمت سے کام کرنا اور نتیجہ کی طرف سے خائف ہو کر کام نہ چھوڑنا۔ بلکہ نتیجہ کے بارے میں خدا تعالیٰ سے کامیابی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھروسا رکھنا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل آیات سے یہ مفہوم صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا	وہ لوگ کہنے لگے کہ اے موسیٰ! اس ملک
قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ	میں تو بڑی زبردست قوم رہتی ہے اور
نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا	جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائے
مِنْهَا فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا	ہم تو اس ملک میں قدم رکھتے نہیں۔
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۔ قَالَ	ہاں وہ لوگ اس میں سے نکل جائیں
رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ	تو ہم ضرور جا داخل ہوں گے۔ خدا کا ڈر
يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ	ماننے والوں میں سے دو آدمی تھے
عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ	جن پر خدا تعالیٰ نے اپنی خاص مہربانی
الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ	کی۔ وہ بول اٹھے کہ ان پر چڑھائی کر کے
فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ	دروازے میں گھس پڑو اور جب تم
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا	دروازے میں گھس پڑے تو بلاشبہ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	تمہاری فتح ہے اور تم ایمان رکھتے ہو
سورۃ المائدہ (۲۳)	تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ	اور اے پیغمبر ان لوگوں کو نوحؑ کا حال
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ	پڑھ کر سناؤ۔ کہ جب انہوں نے اپنی
كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ	قوم کے لوگوں سے کہا۔ کہ بھائیو!
وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	اگر میرا رہنا اور خدا تعالیٰ کی آیتیں
فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ	پڑھ پڑھ کر سنانا تم پر گراں گذرتا
فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ	ہے تو میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ۔
(سورۃ یونس ۷۱)

پس تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنی ایک بات ٹھہرالو پھر تمہاری وہ بات تم میں سے کسی پر مخفی نہ رہے پھر جو تم نے کرنا ہے میرے ساتھ کر چکو اور مجھے مہلت نہ دو۔

حضرت نوح علیہ السلام نے کام نہیں چھوڑا۔ اگر نکمے ہو کر بیٹھ جاتے تو اس چیلنج کی ضرورت نہ تھی۔ قوم صرف یہی چاہتی تھی کہ کام نہ کرو۔

صبر کا مفہوم؟

صبر کے معنی آج کل فقط یہ لئے جاتے ہیں کہ اگر کسی نہ کسی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑے تو غم کا اظہار نہ کریں نیز یہ کہ ذلتیں برداشت کریں اور چپ بیٹھے رہیں، پٹتے جائیں اور اف تک نہ کریں۔ ایسے نالائقوں اور بے حمیتوں کی تعریف کی جاتی ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ یہ قرآن شریف پر عامل ہیں۔ اور قرآن میں صابروں کی تعریف ہے لہٰذا ایسے اصحاب کی بھی تعریف اور وقعت ہونی چاہیئے حالانکہ قرآن مجید میں صبر کا مفہوم ہے کہ صحیح اصول پر کام کرنے میں جو دقتیں پیش آئیں ان کو برداشت کرنا اور کام کو جاری رکھنا اور نباہنا اور دقتوں سے گھبرا کر کام کو نہ چھوڑنا۔ چنانچہ یہ مفہوم مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہو جائے گا۔

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ • وَلَمَّا

پھر جب طالوت اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار گئے تو جن لوگوں نے طالوت کی نافرمانی کی تھی کہنے لگے کہ ہم میں تو جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کا دم ہی نہیں ہے۔ اس پر وہ لوگ جن کو یقین تھا کہ ان کو خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے بول اٹھے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ
جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ
(سورۃ البقرہ ۲۴۹)

آگئی ہے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جب جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابلہ پر آئے تو دعا کی کہ اے میرے پروردگار ہم پر صبر انڈیل دے اور معرکۂ جنگ میں ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے اور پھر اللہ کے حکم سے ان لوگوں نے دشمن کو بھگا دیا۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ ۙ
مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا
وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا
وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا
كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
سورہ آل عمران (۱۴۶ تا ۱۴۷)

اور بہت سے پیغمبر ہو گذرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لوگ دشمنوں سے لڑے۔ تو جو مصیبت ان کو ان کے راستے میں پہنچی۔ اس کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن ظاہر کیا اور نہ انہوں نے دشمنوں کے آگے عاجزی کا اظہار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ صابروں کو دوست رکھتا ہے اور سوائے اس کے ان کے منہ سے ایک بات بھی تو نہیں نکلی کہ لگے دعائیں مانگنے کہ پروردگار ہمارے گناہ معاف کر اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہو گئی ہیں ان سے درگذر فرما اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے۔

کلام مجید میں صابروں سے توقع کی جاتی ہے کہ کم سے کم اپنی دوگنی قوت پر وہ غالب ہو جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ	اگر تم میں سے سو صابر ہوں گے
مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا	تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ	اگر تم میں سے ایسے ایک ہزار
مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا	ہوں گے تو وہ خدا کے حکم سے دو
اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ	ہزار کافروں پر غالب رہیں گے اور
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ (الانفال ۶۶)	اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔

چند مثالیں

اصل قرآن پیشِ نظر نہ رہنے سے اور اس سے صحیح طریقہ سے مستفید نہ ہونے سے اور اس کی جگہ مختلف لوگوں کی لکھی ہوئی شرحوں کے پیش رکھنے سے ایک تو یہ نقصان ہوا کہ الفاظ کے غلط مفہوم عام طور سے رائج ہو گئے۔ جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہوا ہے کہ کلامِ مجید کی تعلیم کے چند ضروری حصے نظر انداز ہو گئے۔ جب اصل کتاب تو پیشِ نظر نہ ہو اور بجائے اس کے مختلف لوگوں کی مصنفہ کتابیں پیشِ نظر ہوں تو لازمی ہے کہ تعلیم اپنے اصلی رنگ میں نہ رہے اور اس کا ایک حصہ ضائع ہو جائے۔ اس کے متعلق چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ مثلاً دنیوی زندگی کو کامیاب اور قوی بنانے کے وسائل اختیار کرنے کے بارے میں قرآنِ مجید میں جو کچھ تعلیم ہے اس کی طرف سے بالکل غفلت کی جاتی ہے اور اس طرف بالکل توجہ نہیں کی جاتی۔ حالانکہ دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لئے اور اپنی حالت کامیاب اور قوی بنانے کے لئے کامل تیاری کرنا اور تمام امکانی قوتوں سے کام لینا اسلامی فرائض میں داخل ہے اور اس پر قرآنِ مجید میں بہت زور دیا گیا ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ	اور تیاری کرو ان کے واسطے جو کچھ تم
مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ	کر سکو قوت سے اور گھوڑوں کے
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ	باندھے رکھنے سے کہ ایسا کرنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (انفال ۶۰)	اللہ کے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے (اپنی حالت کو ایسا مضبوط رکھو)

سورۂ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً۔ (توبہ ۴۶)	اگر یہ لوگ باہر نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لئے تیاری کرتے۔

سورۂ نساء میں فرمایا:

وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً (النساء ۱۰۲)	کافروں کو تو تمنا ہے کہ تم ذرا بھی اپنے ہتھیاروں اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔

بلکہ جو لوگ مسلمانوں کی ترقی میں اور کامیاب اور مضبوط حالت بنانے میں مطلق توجہ نہیں کرتے اور تمام کام چھوڑ کر سارا وقت نوافل پڑھنے میں صرف کرتے ہیں۔ اور اپنی حالت راہبوں کی سی بنا لیتے ہیں کہ ان کو دنیاوی باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے حضرات کو بہترین نمونۂ اسلام سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کی یہ تعلیم ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کی حالت محفوظ رکھنے اور قوی بنانے میں موقعہ پر ایک دفعہ بھی تساہل کر جائیں تو خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کو مسلمان اپنی جماعت سے خارج کر دیں۔ جب تک وہ اپنے اس تساہل سے باز نہ آجائیں۔ خود حضرات صحابہؓ میں سے تین اصحاب سے ایک دفعہ ایسے موقع پر تساہل ہو گیا تھا۔ (ان اصحاب کے نام یہ ہیں) کعب بن مالک۔ ہلال بن امیہ۔ مرارہ بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تو تمام مسلمانوں نے اپنی جماعت سے ان کو علیحدہ کر دیا تھا۔ اور ان سے تمام تعلقات منقطع کر دیئے تھے۔ یہاں تک کہ گفتگو بھی ترک کر دی تھی۔ جب وہ انتہائی پریشانی اٹھا چکے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ان سے تعلقات دوبارہ وابستہ کئے۔ ان کا ذکر سورہ توبہ میں اس طرح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا	ان تین شخصوں پر جو پیچھے رکھے گئے
حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ	تھے یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ	کے ان پر تنگی کرنے لگی اور وہ اپنی جان سے
ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ	بھی تنگ آگئے اور سمجھ گئے کہ خدا کی گرفت
وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ	سے اس کے سوا کہیں پناہ نہیں۔ پھر
مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط	خدا نے ان کی توبہ قبول کرلی۔ تاکہ قبولِ توبہ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ	کے شکریہ میں آئندہ کے لئے بھی توبہ کئے رہیں
لِيَتُوْبُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	بے شک اللہ تعالیٰ بہت ہی توبہ قبول کرنے
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ (سورہ التوبہ ۱۱۸)	والا مہربان ہے۔

نیز صحیح حدیث میں بھی صاف طور پر درج ہے کہ مسلمانوں کو محفوظ بنانے کی کوشش کرنا نوافل نماز اور روزہ سے زیادہ بہتر ہے۔

روی مسلم عن سلمان	مسلم بن سلمان فارسی سے روایت ہے
الفارسی عن رسول اللہ	وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
صلعم انہ قال رباط لیوم	کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی حفاظت
ولیلۃ خیر من صیام	کرنا نوافل (نماز، روزہ) سے بہتر ہے اور
شھر وقیامہ قال	ایک دن رات سرحد پر پہرہ کا کام کرنا ایک مہینہ
الامام احمد وقال عثمان	کے روزے اور نماز سے بہتر ہے۔ امام احمد
وھو یخطب علی منبرہ	فرماتے ہیں کہ عثمانؓ نے منبر پر خطبہ پڑھتے کے
سمعت رسول اللہ صلعم	وقت فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
یقول حرس لیلۃ	سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں
فی سبیل اللہ افضل	ہر ایک رات کی پاسبانی ہزار رات سے بہتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الف ليلة قيام ليله و — ہے کہ جن میں رات کو نوافل پڑھے
يصام نهارها۔ — جائیں اور دن کو روزے رکھے جائیں۔

تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۳۷۳ میں درج ہے کہ ۱۷۰ھ میں عبداللہ بن مبارک نے جو مسلمانوں کو محفوظ اور قوی بنانے کی کوشش میں مصروف تھے حسب ذیل شعر فضیل بن عیاض کو لکھ کر روانہ کیا تھا۔ فضیل ابن عیاضؒ صوفیاء کے امام ہیں۔ اور اس وقت مسجدِ حرام میں عبادت اور روحانی ریاضتوں میں مصروف تھے ۔

يا عابد الحرمين لو ابصرتنا — اے حرمین کے عابد اگر تو ہماری حالت
لعلمت انك فى العبادة تلعب — دیکھے تو جان لے کہ تو عبادت میں کھیل رہا ہے تیری عبادت مثل لہو و لعب کے ہے۔

جس وقت حضرت فضیلؒ بن عیاض نے یہ شعر پڑھا تو رو پڑے اور فرمایا کہ عبداللہ بن مبارک نے صحیح لکھا ہے (فلما قرأه ذرفت عيناه وقال صدق ابو عبد الرحمن۔)

دوسری مثال یہ ہے کہ معاش حاصل کرنا اور اس کے لئے کوشش کرنا اور اس کے وسائل حاصل کرنا دنیاداری کو بزعم خود دین سے علیحدہ تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ خود قرآن کی تعلیم ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا — پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو
فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ — اور خدا کے فضل (یعنی معاش) کی جستجو
اللّٰهِ...... سورہ جمعہ (۱۰) — میں لگ جاؤ۔

چنانچہ اکثر صحابہ اور ائمہ سلف کسب معاش کیلئے تجارت وغیرہ جیسے وسائل میں مصروف رہتے تھے۔ بخلاف اس کے آج کل ہمارے مقتدی، ان وسائل میں مصروف ہونا خلافِ تقدس اور کسر شان سمجھتے ہیں۔ یہ بات قرآن کی تعلیم سے بُعد کا نتیجہ ہے۔

تیسری مثال عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسلمان دنیا میں ذلیل اور مسکین زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید کی تعلیم کے یہ بالکل خلاف ہے۔ اور قرآنِ مجید میں ذلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسکنت کو خدا کے غضب اور عذاب کی نشانی بتایا گیا ہے جو حسب ذیل آیات سے ظاہر ہے۔

سورہ زمر میں ہے۔

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں،
فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ	انہوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تو ان کو
لَا يَشْعُرُوْنَ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ	عذاب نے ایسی طرف سے آلیا کہ انہیں
الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ	اس کی خبر بھی نہ تھی۔ تو ان کو اس دنیا کی
(۳۹: ۲۵-۲۶)	زندگی میں اللہ تعالیٰ نے ذلت کا مزہ چکھا دیا۔

سورہ بقرہ میں یہود کی خرابیوں کے ذکر کے بعد ان کو عذاب سے اس طرح ڈرایا گیا ہے۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	تو تم کتاب الٰہی کی بعض باتوں کو مانتے
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ	ہو اور بعض کو نہیں مانتے۔ تو جو لوگ تم
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا	میں سے ایسا کریں گے اس کے سوا ان کا اور کیا
خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ	بدلہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى	کی ذلت ہو اور آخر کار قیامت کے دن
اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ	بڑے ہی سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں
سورہ بقرہ ۸۵	(یعنی دنیا کی ذلت بد عملیوں کی سزا ہے۔

دوسرے موقع پر سورہ آل عمران میں اہل کتاب کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا	جہاں دیکھو ذلت ان کے سر پر سوار ہے
ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ	اور خدا کے غضب میں گرفتار ہے اور
حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ	محتاجی ہے کہ الگ ان کے پیچھے پڑ گئی
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ	ہے۔ (یعنی مسکنت خدا کے غضب
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۔ آل عمران ۱۱۱	کی نشانی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخلاف اس کے جن لوگوں پر خدا تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔ ان کو برتری اور سلطنت عطا فرماتا ہے

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ	نہ ہمت ہارو اور نہ غم کرو۔ اور تم ہی غالب
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	ہو گے۔ اگر تم مومن ہو۔ (آلِ عمران ۱۳۹)
۞ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ	اور ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد یہ
بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا	بات لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے
عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (انبیاء ۱۰۵)	زمین کی سلطنت کے وارث ہوں گے
۞ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	عمل بھی کرتے ہیں ان سے خدا کا وعدہ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي	ہے کہ ان کو ملک کی خدمت (یعنی
الْاَرْضِ (النور ۵۷)	سلطنت) ضرور عطا فرمائے گا۔

چوتھی مثال: عام طور سے سمجھا جاتا ہے کہ جنت کے کامل استحقاق کے لئے نماز پڑھنا۔ روزے رکھنا۔ حج کرنا۔ تسبیح اوراد و وظائف کرنا اور داڑھی رکھنا کافی ہے۔ اگر پورا مذہبی اور جنتی مسلمان بننے کے لئے صرف یہی شرائط سمجھی جائیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اشاعت و حفاظت اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و ترقی کے لئے اپنے آپ کو مشقت اور محنت میں مبتلا کریں اور آرام و راحت کی زندگی بسر نہ کریں۔ جب ابتدائے عمر سے یہ ذہن نشین ہو چکا ہو کہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے بغیر بھی کوئی شخص کامل مسلمان ہو سکتا ہے تو پھر قومی حیات کے لئے ایثار کرنے پر کیا چیز ہم کو آمادہ کر سکتی ہے؟ حالانکہ قرآن مجید میں صاف طور پر درج ہے کہ ہماری نجات کے لئے اس زندگی میں پوری اور ہر طرح کی کوشش کی ضرورت ہے۔

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا	کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چلے
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ	جاؤ گے اور ابھی تک تم کو ان لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (البقرہ ۲۱۴)

کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں کہ ان کو سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ جھنجھوڑے بھی گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے کہ خدا کی مدد کب آئے گی؟ خبردار ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے

سورہ آلِ عمران میں فرمایا ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۴۲)

کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تم سے وہ لوگ معلوم نہیں کئے جو مجاہد ہیں اور نہ وہ معلوم کئے جو ثابت قدم رہتے ہیں۔

سورۂ توبہ میں فرمایا ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (التوبہ۔ ۱۶)

کیا تم نے ایسا سمجھ رکھا ہے کہ چھوٹ جاؤ گے اور ابھی اللہ نے وہ لوگ نہیں معلوم کئے جو تم میں سے مجاہد ہیں اور سوائے اللہ کے اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے کسی کو اپنا ولی دوست نہیں بناتے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے

سورۂ محمد میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ

اور تم کو ہم ضرور آزمائیں گے۔ تاکہ تم میں جو مجاہد ہیں اور برداشت کرنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالصّٰبِرِيْنَ وَ نَبْلُوَا	ہیں، ان کو ہم معلوم کرلیں اور تاکہ تمہارے
اَخْبَارَكُمْ (سورہ محمد ۳۱)	حالات کو معلوم کرلیں۔

سورۂ عصر میں "حق" اور "صبر" کی وصیت کو سب پر لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور ظاہر کیا گیا ہے کہ بغیر اس کے سب لوگ نقصان میں ہیں۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ	زمانہ کی قسم انسان خسارے میں ہے۔
لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ	مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا	حق کی وصیت کرتے رہے اور صبر کی
بِالصَّبْرِ (سورۃ العصر)	وصیت کرتے رہے۔

امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں اس سورۃ کی تشریح فرماتے ہوئے صاف طور پر فرماتے ہیں۔

فیھا وعید شدید وذلك	اس میں وعید سخت ہے۔ اس لئے کہ
لانه تعالیٰ حکم بالخسارة	خدا تعالیٰ نے خسارہ کا حکم لگایا ہے تمام
علیٰ جمیع الناس سوی	لوگوں پر سوائے اس کے جو ان چار چیزوں
الذین یومنون ویعملون	پر کاربند ہوا اور وہ ایمان عمل صالح
بھذہ الاشیاء الاربعة	تواصی بالحق وتواصی بالصبر ہیں۔ اس سے
وھی الایمان والعمل	معلوم ہوتا ہے کہ نجات ان چاروں کے
الصالح والتواصی بالحق	مجموعہ پر منحصر ہے اور یہ کہ جس طرح ہر ایک
وتواصی بالصبر فدل	مکلف شخص کو ان چیزوں کا حاصل کرنا
ذلك علیٰ ان النجاة معلقة	ضروری ہے جو اس کے نفس کیلئے خاص
بمجموع ھذہ الامور	ہیں اسی طرح وہ امور بھی ضروری ہیں
وانه کما یلزم المکلف	جو غیروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ منجملہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحصیل ما یمض نفسہ
فعذلك یلزمہ فی غیرہ
امور منہا الدعاء الی
الدین و النصیحۃ والامر
بالمعروف والنہی عن
المنکر کور التوصی یتضمن
الاولی الدعاء الی اللہ و
الثانی الثبات علیہ دلت الایۃ
علی ان الحق ثقیل و ان المحل
تلازمہ فکذلك قرن بہ التوصی

کے مذہب کی طرف دعوت دینا اور
خیر خواہی کرنا۔ اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کرنا اور تواصی کو مکرر لائے
ہیں تاکہ پہلا لفظ دعوت الی اللہ پر
دلالت کرے اور دوسرا لفظ اس پر
ثابت قدم رہنے پر۔ یہ آیت اس امر
پر دلالت کرتی ہے کہ حق ایک بھاری
چیز ہے اور بہت سی تکلیفیں اس کیلئے
لازمی ہیں۔ اس لئے تواصی بالصبر کا حکم
دیا گیا ہے۔

میں پیشتر عرض کر چکا ہوں کہ اصل قرآن چھوڑنے سے اور اس کے صحیح طریقہ سے مستفید نہ ہونے سے ایک تو قرآن کے الفاظ کے غلط مفہوم رائج ہو گئے ہیں اور دوسرا اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس کی تعلیم کا ایک حصّہ ہم نے بھلا دیا ہے۔ حالانکہ کلام مجید میں بہت زور اس پر دیا گیا ہے کہ تعلیم کے کسی حصّے کو نظر انداز نہ کرو۔ بلکہ سب کو پیشِ نظر رکھو ورنہ ذلّت اور عذاب نازل ہوگا۔ بنی اسرائیل سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۔ فَمَا
جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

تو کیا کتاب الٰہی کی بعض آیتوں کو مانتے
ہو اور بعض کو نہیں مانتے۔ تو جو لوگ تم
میں سے ایسا کریں تو سوائے اس کے ان
کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی
زندگی میں ان کی رسوائی ہے اور آخر کار
قیامت کے دن بڑے ہی سخت عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ ۝ کی طرف لوٹا دیئے جائیں۔

صحیح طریقۂ تعلیم کو چھوڑنے سے تیسرا بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ کلام مجید کی تعلیم پر پورا غور و فکر نہ کرنے سے کلام مجید کے بعض حصوں کو محض چند مکاتیب اور تفریحی باتوں کا درجہ دیتے ہیں۔ اور ان سے مستفید ہونے کا قصد ہی نہیں کرتے اور اس طریقہ سے ہم کلام مجید کی تعلیم کے ایک حصے سے صحیح معنوں میں مستفید ہونے سے محروم ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید میں جو قصص موجود ہیں۔ ان کو ہم صرف یہ درجہ دیتے ہیں۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (انفال ۳۱)	یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ (ہم ان قصوں کو اسی درجہ پر رکھتے ہیں)

حالانکہ قرآن مجید میں اس حصۂ تعلیم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورہ ہود ۱۲۰)	اے پیغمبر دوسرے پیغمبروں کے جتنے قصے ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان کے ذریعہ سے ہم تمہارے دل کی ڈھارس بندھاتے ہیں۔ اور ان قصوں کے ضمن میں ایک تو جو حق بات تھی وہ تمہارے پاس پہنچی۔ اس کے علاوہ ان مسلمان کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الاعراف ۱۷۶)	ان سے قصے بیان کرو تاکہ یہ لوگ غور کریں۔
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ (انبیاء و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	صلحاء جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کے طریقے تم سے کھول کھول کر
سورہ النساء (۲۶)	بیان کرے اور تم کو انہیں کے طریقے پر چلائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

قصص القرآن

قرآن کریم میں ان قصوں کے درج ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان واقعات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے لئے ان کو شمعِ ہدایت بنائیں۔ اور جو انبیاء اور صلحاء پہلے گذرے ہیں، ان کے نقش قدم پر چل کر پوری کامیابی حاصل کریں۔ اور ہم ان کو صرف کہانیاں سمجھتے ہیں اور کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان قصص میں ہمارے لئے ایسی تعلیم موجود ہے کہ اگر ہم ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں، انہیں اپنے پیشِ نظر رکھیں اور ان پر عمل کریں تو دنیا کی بہترین قوم بن سکتے ہیں۔ چنانچہ قرونِ اولیٰ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ نمونہ کے طور پر چند قصص کی تعلیم کا کوئی کوئی حصہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو ہم صرف ایک حسن و محبت کا واقعہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کو قرآن مجید میں احسن القصص کہا گیا ہے۔ جس طرح ایک صاحب سے ان کو پورا شاہنامہ سنا چکنے کے بعد شاہنامہ کے کسی عمدہ شعر پڑھنے کی خواہش کی گئی تو انہوں نے یہ شعر پڑھا تھا

منیژہ منم دخت افراسیاب   برہنہ تنم را نہ دید آفتاب

یہی ہماری حالت ہے

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں علاوہ اس کے کہ اس میں رسول کریم صلعم کو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ واقعات کی خبر دی گئی ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے مثل ہونے والے تھے کہ آپ کو آپ کے بھائی وطن سے علیحدہ کریں گے اور وطن سے باہر جانے کے بعد دوسری جگہ آپ کو کامیابی ہوگی اور اس کے بعد آپ کے بھائی قریش آپ سے معافی چاہیں گے اور آپ ان کو معافی عطا کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ اس کے اس قصہ میں ان اخلاق کی تعلیم ہے جس سے ایک شخص غلام کی حیثیت سے ترقی کر کے حکومت کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بحیثیت ایک غلام کے مصر میں داخل ہوئے اور آپ کو عزیز مصر نے خرید لیا۔ یہ آپ کی پہلی حالت ہے۔ اس درجہ سے حکومت تک پہنچنے کے لئے خاص طور پر ان اخلاق کی ضرورت ہے۔

جذبات پر قدرت۔ امانت۔ صحیح اصول کی پابندی میں دقتیں برداشت کرنا خواہ کچھ ہی حالت ہو۔ اپنا کام جاری رکھنا۔ پریشانیوں سے گھبرا کر اپنا کام نہ چھوڑنا۔ ان اخلاق کی تعلیم حضرت یوسف کے واقعات سے اچھی طرح مل سکتی ہے۔ زلیخا کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا۔ اس میں اپنے جذبات پر قدرت رکھنے اور آقا کی امانت میں خیانت نہ کرنے کی نہایت اچھی نظیر ہے۔ جس وقت زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ دھمکی دی:

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (۱۲: ۳۲)	اور جس کام کرنے کو میں کہہ رہی ہوں اگر اس کو نہیں کرے گا تو ضرور قید کیا جائے گا اور ضرور بے عزت بھی ہوگا۔

تو آپ نے فرمایا

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ (۱۲: ۳۳)	کہا اے میرے پروردگار جس حرکت کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہے قید ہی میں رہنا مجھ کو اس سے کہیں زیادہ پسند ہے۔

اپنے صحیح اصول کے خلاف عمل کرنے کی بجائے قید کی مشقتیں برداشت کرنا مجھ کو پسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس وقت آپ قید خانہ میں محبوس کئے گئے تو آپ نے وہیں قیدیوں میں تبلیغ شروع کر دی۔ جیل خانہ میں آپ نے اس طرح تبلیغ شروع کر دی:

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ	ہم کو شایاں نہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو
مِنْ شَيْءٍ ... يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ	شریک بنائیں۔ اے یارانِ مجلس بھلا دیکھو
ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ	تو سہی کہ جدا جدا معبود اچھے یا خدائے یگانہ
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ... اِنِ	زبردست۔ تمام جہان میں حکومت تو بس
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	ایک اللہ کی ہے اور اس نے حکم دیا ہے
اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	کہ صرف اسی کی پرستش کرو۔ یہی دین کا
سورہ یوسف (۴۰ — ۳۹)	سیدھا راستہ ہے۔

اپنے مقصد کو نہ چھوڑنے اور ہر حال میں کام جاری رکھنے کے لئے خواہ آزادی ہو یا نہ ہو۔ یہ نہایت عمدہ سبق ہے۔ غرض حضرت یوسف علیہ السلام ایک اجنبی ملک میں غلامی کے درجے سے ترقی کر کے اس درجہ تک پہونچے کہ آپ نے فرمایا۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ	اے میرے پروردگار! تو نے مجھے
سورہ یوسف (۱۰۱)	حکومت سے حصہ دیا۔

قصہ طالوت و جالوت

طالوت اور جالوت کے قصے کو محض ایک واقعہ کی حیثیت دی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں کام کرنے والوں کیلئے نہایت اعلیٰ درجے کی ہدایتیں موجود ہیں۔

کام کرنے کے لئے افسر کی ضرورت۔ افسر کے صفات کہ علمی اور جسمانی دونوں قوتیں اس میں اعلیٰ درجہ کی موجود ہونا ضروری ہیں۔ اور اس بات کی تردید کہ مالدار ہونا افسری کے لئے شرط ہے۔ افسر کی صفات کے علاوہ اس کے ساتھ کام کرنے والوں کی صفات کا بھی ذکر ہے۔ کہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمائش کے بعد منتخب شدہ ہوں۔ اس کے بعد ظاہر کیا گیا ہے کہ کامیابی کے لئے زیادتی تعداد لازمی نہیں۔ کیونکہ اگر تعداد کم ہو لیکن لوگ ثابت قدم ہوں اور مشکلات برداشت کرنے والے ہوں اور جذبات پر قدرت رکھتے ہوں تو کثیر جماعت پر غالب ہوں گے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ ۘ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.... وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ...... فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا

اے پیغمبر! کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں پر نظر نہیں کی کہ ایک زمانہ میں انہوں نے موسیٰ کے بعد اپنے وقت کے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجئے کہ ہم اس کے سہارے اللہ کی راہ میں جہاد کریں..... اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری درخواست کے مطابق طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا۔ اس پر کہنے لگے کہ اس کو ہم پر کیونکر حکومت مل سکتی ہے، حالانکہ اس سے تو حکومت کے ہم زیادہ حق دار ہیں کہ اس کو مال و دولت کے لحاظ سے بھی کچھ ایسی فارغ البالی نصیب نہیں ہے۔ پیغمبر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حکومت کیلئے اس کو پسند فرمایا ہے۔ علم اور جسم میں اس کو بڑی فراخی دی ہے۔ پھر جب طالوت فوجوں سمیت اپنے قیام سے روانہ ہوا تو اس نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ رستہ میں ایک نہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ
قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ
مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَا
اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ
فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ

سورۃ البقرہ
(۲۴۶ - ۲۵۱)

پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ اس نہر سے تمہارے صبر کی
جانچ کرنے والا ہے جو اس کا پانی پی لے گا وہ
ہمارا نہیں۔ پس ان لوگوں میں سے معدودے چند
کے سوا سبھی نے تو اس سے پی لیا پھر جب طالوت
اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے نہر سے پار گئے
اور جن لوگوں نے طالوت کی نافرمانی کی تھی کہنے لگے
کہ ہم میں تو جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ
کرنے کا دم نہیں ہے۔ اس پر وہ لوگ جن کو یقین
تھا کہ اس کو خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے بول
اٹھے کہ اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے
تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے
اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
اور جب جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابلہ
میں آئے تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار
ہم پر صبر انڈیل دے اور جنگ میں ہمارے
پاؤں جمائے رکھ اور کافروں پر ہم کو فتح دے
پھر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے
دشمنوں کو بھگا دیا۔

میدانِ جنگ میں کامیابی کیلئے اس قصے میں خصوصیت سے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر افسر اعلیٰ درجہ کا ہو اور اس کے ساتھ خدا سے تعلق رکھنے والے ثابت قدم جذبات پر قدرت رکھنے والے اشخاص ہوں تو پھر خواہ تعداد کم ہو، یہ کامیاب ہوں گے۔ عین حالتِ جنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خدا سے دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔ جن حضرات پر مادیت کا رنگ غالب ہوگا وہ خیال کرتے ہوں گے کہ میدانِ جنگ میں روحانیت سے کیا تعلق۔ اس وقت تو صرف سامانِ حرب کی ضرورت ہے۔ ان کو یورپ کے ایک سپہ سالار کا قول آتا ہوگا کہ

"خدا بھاری توپوں کی طرف ہوتا ہے" "GOD IS ON THE SIDE OF HEAVIER GUNS."

لیکن ان حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خود یورپ جو مادیت کا مرکز ہے۔ ایسی مادیت کو خیر باد کہہ رہا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جرمن کے مشہور جرنیل وان برن ہارڈی نے اپنی کثیر الاشاعت کتاب "جرمنی دی نیکسٹ وار" میں جو ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی ہے صہ ۱۳۳ پر میدانِ جنگ میں کامیاب ہونے کے لئے وہی شرائط درج کی ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآنِ مجید اس قصے کے ذریعہ سے بتلا چکا ہے۔ جرمنی نے فنِ حرب میں جو کچھ ترقی کی ہے اس کو مدِنظر رکھ کر جب یہ خیال کیا جائے کہ اس کے قابل ترین جرنیل کامیابی کے لئے آج بھی وہی اصول بہترین سمجھتے ہیں جو صدیوں پیشتر قرآنِ مجید کے ذریعہ سے شائع ہوئے ہیں۔ تو کچھ اندازہ قرآن کی تعلیم کے متعلق ہو سکتا ہے۔ جرنیل وان برن ہارڈی لکھتے ہیں۔

"But within certain limits which are laid down by the law of numbers, the true elements of superiority under the present system of gigantic armies are seen to be spiritual and moral strength and larger masses will be beaten by a small welled and self-devoting army."

لیکن ایک حد تک جو کہ قانونِ اعداد سے وابستہ ہے۔ اس زمانے کی بیشمار افواج کے نظام میں فوقیت کے حقیقی عناصر روحانی اور اخلاقی قوتیں ہیں اور بہت بڑی تعداد والی فوج ایک قلیل تعداد والی گٹھو اور صابر ایثار رکھنے والی اور جانباز فوج سے شکست کھا جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موقعہ پر میں یہ ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ یورپ کی مادیت نے ہمارے بعض حضرات پر ایسا اثر کیا ہے کہ اس سے متاثر ہو کر وہ حضرات بعض اسلامی باتوں میں تاویل کرنے لگے۔ مثلاً حصولِ مقصد کیلئے دعا کو بھی منجملہ ذرائع کے ایک ذریعہ سمجھنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ فرشتوں کے متعلق کہا گیا کہ بذاتِ خود ان کی کوئی ہستی نہیں ہے بلکہ مختلف قوتوں کو فرشتوں کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ بعض حالات میں جو اجازت تعددِ ازواج کی ہے۔ اس کی بھی ممانعت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن یہ اطمینان بخش بات ہے کہ آہستہ آہستہ خود یورپ اور امریکہ کے فاضل اسلامی خیالات کے پیرو ہوتے جاتے ہیں۔

جنگِ عظیم کے دوران میں جس وقت بحرِ شمالی میں انگلستان کے جنگی جہاز جرمن جہازوں سے سرگرم پیکار ہوئے تو بذریعہ تار، گرجا گھروں کو اطلاع دی گئی کہ لوگوں کو جمع کر کے فوراً خدا سے کامیابی کے لئے دعا شروع کر دی جائے۔ اس سال قیصر جرمنی کی سالگرہ کے موقعہ پر کوئی جشن پہلے جیسے نہیں کئے گئے۔ بلکہ ہدایت کی گئی تھی کہ تمام دن محض دعا کی جائے۔

فرشتے

ان واقعات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خود یورپ میں بھی دعا کو آج کل کس قدر اہمیت دی جاتی ہے۔ سر الیور لاج۔ ڈی۔ ایس سی۔ ایل۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ پرنسپل برمنگھم یونیورسٹی، پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن آف سائنس اپنے مضمون "موت کے بعد زندگی ہے؟" میں، جو دسمبر ۱۹۱۴ء کے ریویوان ریویوز میں شائع ہوا ہے فرشتوں کے متعلق لکھتے ہیں:

"We here on this planet are limited in certain ways and are blind to much that is going on, but I	ہم اس سیارہ (زمین) میں بعض حیثیتوں سے محدود حالت میں ہیں اور گرد و پیش جو کچھ ہو رہا ہے اس میں سے بہت سے حصے ہمیں نظر نہیں آتے۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

tell you that we are surrounded by beings working with us. All that which religions tell us that angels are with us is, I believe literally true that is why I say that man is not alone. That is why I say that I know he is surrounded by Intelligences. and I tell you that there are higher intelligences to which we are as ants. Our senses give us certain information. But it is

میں تم سے کہتا ہوں کہ ہم ایسی ہستیوں سے گھرے ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ساتھ کام کرتی رہتی ہیں۔ میرا یقین ہے کہ جیسا کہ مذاہب ہمیں بتلاتے ہیں۔ فرشتے ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ انسان تنہا نہیں ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ وہ روحانی ہستیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ اعلیٰ روحانی ہستیاں موجود ہیں جن کے مقابلہ میں ہم چیونٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے حواسِ خمسہ ہم کو بعض معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن یہ بہت محدود معلومات ہوتی ہیں۔ اگر صرف ہمارے حواس ہی موجود ہوتے تو ہم عالم کی تحقیقات اچھی طرح نہ کر سکتے۔ لیکن ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

very limited we could not explore the Universe very well if we only had our senses We increase them, we add to them by instruments of all kinds, microscopes. telescopes and so on are additions to our senses and so we learned more. But aided however much they may be the senses, tell us still only a little and there are a multitude of things of

حواس کو ہم ترقی دیتے ہیں اور ہر قسم کے آلات کے ذریعے سے ان میں اضافہ کرتے ہیں۔ خوردبین اور دوربین وغیرہ ہمارے حواس کی قوتوں میں اضافہ کرنے والی ہیں اور اس طریقہ سے ہم زیادہ علم حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن گو ان حواس کو کتنی ہی مدد دی جائے یہ ہمیں بہت ہی کم اطلاعیں بہم پہنچاتے ہیں۔ کثرت سے ایسی چیزیں موجود ہیں جن سے ہم ابھی تک محض ناواقف ہیں بایں ہمہ ان میں سے بعض سے ہمارا تعلق ہے۔ لیکن یہ تعلق ہمارے حواس کے ذریعہ سے نہیں ہوا کیونکہ ہم صرف جسم نہیں ہیں۔ ہم نفس، ناطقہ۔ وجدان اور روح بھی ہیں اور بعض اعلیٰ ہستیوں سے انسان کا تعلق ایسے ذرائع سے ہے جو کہ جسمانی اعضاء سے وابستہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

and souls as well. And with some of these higher intelligences men has intercourse and connection through channels other than those of the bodily organs"

which at present we are in complete ignorance and yet with some of the things we are in touch not through our senses. for we are not body alone. We are mind consciousness

000354

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعددِ ازدواج امریکی مقنن کی نظر میں

تعددِ ازدواج کے متعلق امریکہ کے مقنن اور جرنلسٹ مسٹر ہنری واکر تازہ رسالہ دی فارم میں فرماتے ہیں :

" The true goal of the feminist movement is polygamy legallised regulated by the state respectable and moral. The experiment of theoratically strict monogamy has never been a success. It has never existed as an actual condition at any period of the history of the world, and does not exist today.

تحریکِ نسوانی کا حقیقی مطمحِ نظر ایسا تعددِ ازدواج (ایک سے زیادہ بیویاں ہونا) ہے جو قانون ہو اور سلطنت کے ذریعہ سے اس کا انتظام ہو اور مبنی بر اخلاقِ حسنہ ہو۔ وحدتِ ازدواجی (ایک بیوی ہونا) کے سخت اصول کا تجربہ کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ اور دنیا کی تاریخ کے کسی حصہ میں اس کا وجود بحیثیت واقعہ حقیقی نہیں رہا اور نہ آج اس کا کہیں وجود ہے۔

بازاری عورت کا المناک مگر روزمرہ کا مشاہدہ ہی تنہا اس کا کافی ثبوت ہے۔ اگرچہ اب تک ازراہِ مروت اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اس کا وجود فقط اسی حالت میں غائب ہو سکتا ہے، جب کہ انسانی فطرت بالکل بدل جائے اور یا پھر مرد عورت کے باہمی تعلقات ایسے طریقوں سے بدل جائیں جو وحدتِ ازدواجی کی نسبت ممکن تر اور عقل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ مطابق ہوں۔ یہ پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ تعداد ازدواج کا قانونی طریقے سے دوبارہ اجراء طلاق کے کم کرنے میں بہت زیادہ مؤثر ہوگا کیونکہ اس کی وجہ سے بعض غیر معمولی مناقشے اور نزاعات جو موجودہ وحدتِ ازدواجی کے اصول اور اس کے ناقص حالات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں وہ جاتے رہیں گے۔

اس موقعہ پر ان چند مسائل کے ذکر کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کا وہ نہایت قلیل حصہ بھی، جس کے متعلق یہ سمجھا گیا تھا کہ یورپ کی مادیت کی تہذیب سے رنگے ہوئے مسلمان اسے قبول نہ کرسکیں گے (اور غالباً اس لئے اس میں تاویلیں شروع کردی گئی تھیں) اس قدر فطرت کے مطابق ہے کہ تجربہ کے بعد آخرکار اس کے سخت ترین مخالف بھی اس کے پیرو ہونے پر مجبور ہوتے جاتے ہیں۔

یورپ اور امریکہ کے فاضلوں کے یہ اقتباسات میں ان باتوں کی صحت کے لئے بطور استدلال کے پیش نہیں کر رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

قصۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں یہ تعلیم ہے کہ چاہے اپنے نہایت عزیز رشتہ دار اور ساری دنیا اپنے خلاف ہوجائے۔ مگر خدا کے احکام کی پیروی ہرگز نہ چھوڑے اور اپنے صحیح مقصد کی تکمیل میں مصروف رہے خواہ کتنی ہی مشکلات برداشت کرنا کیوں نہ پڑیں اور کتنی ہی قربانیوں کی ضرورت کیوں نہ ہو۔ نیز خدا کے احکام کی تعمیل کا نمونہ جناب نے پیش کیا ہے کہ اپنے بیٹے تک کی قربانی کے لئے تیار ہوگئے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (۶۰ : ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! ابراہیمؑ اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے (بغیر مسلمان اس وقت کے) پیروی کرنے کیلئے تمہارے لئے ان کا ایک اچھا نمونہ ہو گذرا ہے۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم کو تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو۔ کچھ بھی سروکار نہیں ہے۔ ہم تم لوگوں کے عقیدے کو بالکل نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں کھلم کھلا عداوت اور دشمنی قائم ہو گئی ہے اور یہ دشمنی تو ہمیشہ کیلئے رہے گی۔ جب تک کہ تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بات کو پوری طرح سمجھایا لیکن جب وہ مقصد کے مخالف رہا تو آپ نے اس سے بھی قطع تعلق کیا۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ..... قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا۔ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا۔ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي ۖ (۱۹: ۴۲-۴۸)

جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا اے باپ آپ کیوں بتوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتے ہیں۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے باپ نے کہا کہ کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے اگر تو ایسی باتوں سے باز نہیں آئے گا تو ضرور میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور اپنی خیر چاہتا ہے تو میرے سامنے سے دور ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا تیری سلامتی رہے میں تیرے گناہ بخشواؤں گا اپنے ربّ سے۔ بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے اور میں نے تم بت پرستوں کو اور تمہارے ان بتوں کو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو سب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑا اور اپنے پروردگار ہی کو پکارتا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ کی قوم نے کہا۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ (۲۹:۲۴)

ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب ہی نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اس کو مار ڈالو یا جلا دو۔

لیکن آپ برابر ثابت قدم رہے اور اپنا کام کرتے رہے۔ اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا اور سب مصیبتوں سے نجات دی۔

قصہ حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کے واقعات کو ہم صرف طوفانِ نوح کے واقعات سے مخصوص کرتے ہیں اور فقط اس پر بحث ہوتی ہے کہ پانی کس قدر برسا تھا اور کہاں کہاں طوفان کا اثر پہنچا تھا اور کہاں کہاں تک پہنچ سکتا ہے؟

حالانکہ ان واقعات سے استقلال سے مسلسل عرصہ دراز تک کام کرنے کی اور اپنے مقصد کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کرنے کی تعلیم حاصل ہوتی ہے نیز یہ کہ رشتہ دار اگر اچھے عمل نہ کرتے ہو اور مقصد کے خلاف ہوں تو ان سے تعلق نہ رکھا جائے وہ رشتہ دار ہی نہیں۔ حضرت نوحؑ خدا تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں:

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا. فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا. وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا. ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا. ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا (سورۃ نوح ۵-۹)

خدا سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو رات کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بلایا اور دن کے وقت بھی بلایا۔ تو میرے بلانے کا ان پر یہی اثر ہوا کہ جتنا زیادہ بلایا اتنا ہی زیادہ بھاگے۔ اور جب میں نے ان کو بلایا کہ میری طرف رجوع ہوں۔ اور تو ان کے گناہ معاف فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اوپر سے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور شیخی میں اکڑ اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو پکار کر بلایا اور ان کو ظاہر بھی سمجھایا اور پوشیدہ بھی سمجھایا۔

عرصہ دراز تک آپ نے مسلسل رات دن کام کیا اور ہر ممکن صورت سے کہا۔ یہ نہیں کہ تھوڑے زمانے تک کام کر کے بیٹھ رہے جس وقت کہ حضرت نوح کا بیٹا غرق ہو رہا تھا تو آپ نے دعا کی:

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۔ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (۱۱ : ۴۵-۴۷)

نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا بھی میرے اہل وعیال میں داخل ہے اور جو تو نے وعدہ فرمایا تھا وہ سچا ہے۔ اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ خدا نے فرمایا کہ اے نوحؑ! تمہارا بیٹا تمہارے اہل وعیال میں داخل نہیں کیوں کہ اس کے عمل اچھے نہیں۔ تو جس چیز کی حقیقت کا تمہیں حال معلوم نہیں۔ ہم سے اس کی درخواست نہ کرو۔ ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو۔ نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے ایسی چیز کی درخواست کروں کہ جس کی حقیقت حال مجھے معلوم نہیں۔

آپ کا بیٹا اور بیوی دونوں غرق ہوئے لیکن آپ نے یہ قربانی برداشت کی۔ لوگوں نے آپ سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ	وہ بولے نوحؑ! اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ
لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ (۲۶/۱۱۵)	آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

اور یہ کہا:

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ	یہ بھی تم جیسا آدمی ہے اور تم سے برتر
اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ..... اِنْ	ہونا چاہتا ہے ..... بس یہ ایک آدمی
هُوَ اِلَّا رَجُلٌ بِهٖ جِنَّةٌ (۲۳/۲۴)	ہے جس کو جنون ہو گیا ہے۔

لیکن آپ نے نہ کسی دھمکی اور نہ کسی طعنے کی پروا کی اور برابر کام میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ آپ کے مخالف تباہ ہو گئے۔

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کو ہم چند معجزات میں محصور کرتے ہیں اور اس پر بحث کرتے ہیں کہ آیا جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحیرۂ قلزم عبور کیا تو معجزہ کی وجہ سے پانی پھٹ کر علیحدہ علیحدہ ہو گیا اور خشکی نکل آئی۔ یا معجزہ کچھ نہ تھا۔ صرف مدوجزر تھا۔ اپنی ساری توجہ صرف انہی باتوں میں صرف کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں تعلیم ہے۔ اپنی قوم کو انتہائی ذلت اور ظلم سے نکال کر ترقی کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانے کی۔ بنی اسرائیل ایسی ذلیل حالت میں تھے کہ ان کے حاکم ان کے بیٹے ذبح کرتے تھے اور ان کی بیٹیاں اپنی خدمت کیلئے زندہ رکھتے تھے۔ نیز اس میں تعلیم ہے ان اوصاف کی جن کے ذریعہ سے ایسی ترقی ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ تم اور تمہارے بھائی (تم دونوں) فرعون کے پاس جاؤ:۔

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى۔	تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ اس نے
فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ	بہت سر اٹھا رکھا ہے (غرض) اس کے
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	پاس جاؤ اور جا کر کہو کہ ہم دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ

تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کر دے اور ان کو عذاب نہ دے۔

(۲۰ : ۴۳-۴۷)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو گذشتہ ایام کی قوموں کے عروج و زوال کے حالات سے مطلع کرو اور اس طرح ان کو متنبہ کرو۔

سورہ ابراہیم میں فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نشانیاں دیکر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ اور ان کو خدا تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ کیونکہ ان میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں۔

(۱۴ : ۵)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ اپنی کتاب "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" صـ۳ میں تذکیر بایام اللہ کے یہ معنی درج فرماتے ہیں "یعنی بیان وقائع کہ آں را خدا تعالیٰ ایجاد فرمودہ است از جنس انعام مطیعین و تعذیب مجرمین"

سورہ یونسؑ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۱۰ : ۸۷)

ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنے لوگوں کے رہنے کیلئے گھر بنالو اور اپنے گھروں کو مسجدیں قرار دو اور نمازیں پڑھو اور اے موسیٰ ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اب تمہاری نجات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت قریب آگیا ہے۔)

ایک مردہ قوم کو زندہ کرنے کے لئے "گذشتہ اقوام کے عروج و زوال کی تاریخ اور کامیابی کی پوری امید" جو کچھ کر سکتی ہیں، اس کو اس زمانہ کی اقوام نے اچھی طرح سے محسوس کر لیا ہے۔

جس وقت فرعون کے ساحر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو گئے۔ تو فرعون نے ان سے کہا:

فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُ صَلِّبَنَّكُمْ (۲۰:۷۱)	ہم تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے سیدھے کاٹ دیں گے اور تم سب کو سولی دیں گے۔

تو انہوں نے جواب دیا:

فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ (۲۰:۷۲)	جو کرنے والا ہے کر گزر

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اپنے اصول اور مقصد کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہتے۔ اس طرح انہیں کامیابی ہوئی اور ان کے دشمن تباہ ہو گئے۔ نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں قومی اتفاق پر بہت زور دیا ہے۔ جس وقت حضرت موسیٰ ؑ کوہ طور پر گئے اور اپنا جانشین حضرت ہارون علیہ السلام کو کر گئے۔ تو ان کی قوم میں گوسالہ پرستی شروع ہو گئی جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حالت واپس آکر دیکھی تو نہایت ناراض ہوئے اور حضرت ہارون علیہ السلام سے فرمایا:۔

قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي (۲۰:۹۲،۹۳)	اے ہارونؑ! جب تم نے ان کو دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ تم کو کیا وجہ مانع ہوئی کہ تم نے میری ہدایت کی پیروی نہ کی۔ کیا تم نے میری حکم عدولی کی یعنی جب وہ گمراہ ہو رہے تھے تو تم نے بزور ان کو کیوں نہ روکا؟

تو حضرت ہارون علیہ السلام نے جواب دیا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی اور سر کے بال تو پکڑو نہیں میں اس بات سے ڈرا کہ تم واپس آکر یہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی۔

سورہ طٰہٰ (۲۰ : ۹۴)

یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کو جب اپنی اصلاح کی کوششوں میں کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کی عارضی گمراہی کو پسند کیا بجائے اس کے کہ آپ اس کو روکنے کے لئے ایسی پرزور کوشش کرتے جس سے قوم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

ایک پیغامبر نااتفاقی کے مقابلہ میں قوم کا عارضی گمراہی میں رہنا پسند کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک قوم متفق رہتی ہے اس وقت تک تعلیم وغیرہ اثر کر کے عمدہ نتائج پیدا کر سکتی ہے اور جب نااتفاقی سے قوم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو پھر وہ تباہ ہو جاتی ہے اور کسی طریقے سے کامیاب نہیں ہوتی۔

اب ظاہر ہے کہ قرآن کے ایک حصے کے تو ہم نے معنی بدل دیئے، ایک حصہ ہم نے بھلا دیا اور ایک حصہ کی تعلیم کو ہم نے کہانیوں کا درجہ دے رکھا ہے اور اس سے ہم مستفید ہونے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو پھر کون سی تعجب کی بات ہے کہ اب قرآن سے وہ نتیجے پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے میں ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا باب

قرآنی تعلیم کو کمزور کرنے کی منظم سازش

اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے کمزور کرنے کی جو کوششیں ہوئی ہیں ان کے بارہ میں امام عبدہٗ مصری کی رائے نقل کی جائے۔ علامہ موصوف اپنی کتاب "الاسلام والنصرانیت" میں صـ۱۱۳ پر مسلمانوں کے جمود اور اس کے اسباب کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" اس کے بعد ایک خلیفہ نے سیاسی غلطی کی اور اسلامی احکام کی وسعت کے باعث اس کو اس امر کا موقعہ مل گیا، جس کو وہ اپنے خیال میں اپنے لئے بہتر سمجھتا تھا۔ اس کو خیال ہوا کہ عربی لشکر ممکن ہے کہ علوی خلیفہ کا مددگار بن جائے۔ کیونکہ علویوں کو نبوت کے گھرانے سے زیادہ تعلق تھا۔ اس نے ترک اور دیلم وغیرہ جیسے اجنبیوں کی ایک فوج تیار کی، اس فوج کی نسبت اس کا خیال تھا کہ وہ انہیں اپنی طاقت سے فرمانبردار اور اپنے احسان سے اپنا مطیع رکھ سکے گا۔ وہ سلطنت کے باغیوں کی مدد نہ کرے گی اور جو طالب ملک ہیں ان کی مددگار نہ ہوگی اور اسلامی احکام کی وسعت اور سہولت نے اس امر کو اس کے لئے جائز رکھا اور اسلام بدل کر عجمی ہوگیا۔

ایک عباسی خلیفہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی ذات اور جانشینوں کے لئے جبری پیدا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح پر اس نے اپنی قوم اور مذہب کے لئے برائی کی۔ اس نے اجنبیوں کی فوج میں اضافہ
اور عجمی سرلشکر مقرر کئے۔ صبح سے شام نہ ہونے پائی تھی کہ یہ سرداران لشکر خلفاء پر قابض ہو
اور سلطنت خلفاء کے ہاتھ سے نکل کر عجمیوں کے قبضہ میں آگئی۔ ان لوگوں کو وہ عقل نہ تھی جو
م سے پہنچ چکی ہو اور نہ وہ دل تھا جو مذہب سے مہذب ہو چکا ہو۔ یہ لوگ جہالت اور ظلم
ڈوبے ہوئے تھے۔ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام کو کپڑوں کی طرح اپنے جسم پر اوڑھ لیا
ں اثر اس کا ان کے وجدان میں نہیں پہنچا۔ ان میں سے اکثر لوگ اپنے معبودوں اور بتوں کو
ے ساتھ لائے تھے، جن کی خلوت میں پرستش کرتے اور اعلانیہ طور پر اپنا اقتدار بڑھانے
فرض سے باجماعت نمازیں ادا کرتے۔ اس کے بعد تاتاریوں وغیرہ نے اسلام پر حملہ کیا اور بعض
ں اس پر قابض بھی ہو گئے۔ مگر یہ تمام حملے علم کے شدید ترین حملے کے مقابلہ میں ہیچ تھے جو لوگوں
ن کا مرتبہ بتلانے والا اور ان کے چال چلن کی خرابیوں کو ظاہر کرنے والا ہے۔

انہوں نے علم اور اس کی دولت اسلام پر حملہ کیا اور اپنے مددگاروں کی جماعت کو آمادہ کیا
وہ علماء کے زمرہ میں داخل ہو جائیں اور علم کا لباس پہن لیں اور اہل علم میں شمار ہونے لگیں اس
بعد عوام الناس میں ایسی مذہبی باتیں پھیلائیں کہ علم سے ان کو نفرت ہو اور طلب علم سے ان کے
ں میں بُعد پیدا ہو۔ پرہیزگاری اور مذہبی حمایت کے مدعی ہو کر یہ لوگ ان غافلوں میں داخل
ئے اور دعویٰ کیا کہ مذہب ناقص تھا۔ ہم اس کو کامل کرنا چاہتے ہیں۔ یا وہ مریض تھا۔ ہم اس کا
ج کرتے ہیں یا منہدم ہونے والا تھا۔ ہم اس کو سہارا دیتے ہیں یا جھک چکا تھا۔ ہم اس کو سیدھا
رہے ہیں۔

انہوں نے اپنے بت پرستی کے زمانے کی رسموں کو دیکھا نیز اپنے گرد و پیش کی دوسری
وں پر نظر ڈالی اور اسلام کے لئے ایسی باتیں عاریتہً لیں جن سے وہ بری ہے لیکن وہ عوام
اس کو مطمئن کرنے میں اس طرح کامیاب ہوئے کہ یہ شعائر اسلام کی تعظیم ہے اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ہمارے لئے یہ تمام محفلیں اور میلے ایجاد کئے۔ علماء اور اولیاء وغیرہ کی عبادت ہمارے لئے مقرر کی جس سے اسلامی جماعت میں تفرقہ پڑ گیا اور لوگ گمراہ ہو گئے۔ انہوں نے قرار دیا کہ متاخر کو سوائے اس کے جو متقدم کہہ چکا ہو اور کوئی بات کہنے کا حق نہیں۔ یہ امر عقائد میں داخل کر لیا گیا تاکہ فکر ساکن اور عقول منجمد ہو جائیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے مددگاروں کو اسلامی ممالک کے اطراف میں بھیجا تاکہ وہ ایسے قصوں اور خبروں اور ایسے راویوں کی اشاعت کریں جس سے عوام الناس کو اطمینان ہو جائے کہ ان کو پبلک کاموں میں غور کرنے کا کوئی حق نہیں جو کام قوم اور سلطنت کے متعلق ہیں ان پر غور کرنا صرف حکام کا فرض ہے اور دوسرے آدمیوں کو ان میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جو شخص ان معاملات میں دخل دیتا ہے وہ واہی ہے۔ مسلمانوں کے اعمال میں جو فساد اور ان کے حالات میں جو درہمی و برہمی پیدا ہو رہی ہے وہ حکام کے کاموں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ وہ نتیجہ ہوتا ہے ان اخبار کا جو آخری زمانہ کی نسبت حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں اور کسی تدبیر سے اصلاح حال و استقبال کی توقع نہیں ہو سکتی۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو خدا کے سپرد کر دیا جائے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ صرف اپنی ذاتی حالت پر اقتصار کریں۔ احادیث کے بعض ظاہری الفاظ سے ان کو اپنے اس مطلب کیلئے کچھ مدد ملے گی اور ضعیف حدیثوں اور موضوعات میں ان کو بہت سامان مل گیا جس سے ان اوہام کے پھیلانے میں ان کو بڑی تقویت ملی۔ ان گمراہ کرنے والوں کا ایک بڑا لشکر مسلمانوں میں پھیل گیا۔ شریر حاکموں اور والیوں نے تمام اطراف میں ان کی مدد کی۔ ارادوں کے پست کرنے اور ہاتھوں کو کاروبار سے روکنے کے لئے قدر کا عقیدہ ایجاد کیا گیا۔ اس خرافات کو قبول کرنے کے لئے نفوس کو آمادہ کرنے والی سب سے بڑی محرک سادہ لوحی تھی اور مذہبی امور میں ضعف بصیرت اور خواہشات کا اتباع، یہ ایسے امور ہیں کہ جب جمع ہو جاتے ہیں تو مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر حق باطل کی تاریکی میں چھپ گیا اور انسانی نفوس میں وہ عقائد راسخ ہو گئے جو دینی اصول کے بالکل اور بخط مستقیم متضاد تھے۔ مسلمانوں کی آسمان سے باتیں کرنے والی امیدیں غارت ہوئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کو مایوس کر کے بہائم کے درجہ تک پہنچا دیا۔ اس وقت جس کا نام اسلام رکھا جاتا ہے۔ وہ اکر، سے زیادہ نہیں ہے کہ اسلامی اعمال نماز روزہ حج کی ظاہری صورتوں کا مجموعہ ہے۔

چند اقوال ہیں جن کے معانی میں تغیر و تبدل کر لیا گیا ہے اور جن کا نتیجہ وہ بدعتیں اور خرافات ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں اس جمود کی نوبت پہنچا دی ہے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو اسلام سمجھا ہے۔ مسلمانوں پر اس وقت اسلام کے نام سے جو عیب لگایا جاتا ہے۔ اس کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسری چیز ہے جس کا نام انہوں نے اسلام رکھ لیا ہے۔ قرآن، جس کی شان یہ ہے (کہ باطل نہ تو اس کے آگے سے ہی اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے۔ وہ حکمت والے تعریف کئے گئے خدا کا اتارا ہوا ہے) اس بات پر شاہد ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور اس سے غافل ہیں اور اس کے احکام سے اعراض کرنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں باب

مذہب مسلمانوں کی ترقی کا زینہ

ہمارے مذہب کی تو یہ حالت ہے اور ہماری مذہبی تعلیم اس طریقے سے مسموم ہو چکی ہے۔ تو پھر جب تک ہمیں صحیح مذہبی تعلیم نہ ملے۔ ہم کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟ میرا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کا سنگِ بنیاد مذہب ہے۔ بغیر مذہب کے مسلمان ترقی نہیں کر سکتے کیونکہ حقیقی قومی ترقی کیلئے جس ایثار و قربانی کی ضرورت ہے۔ اس کے سنگِ بنیاد صرف دو ہی چیزیں ہو سکتی ہیں اور تاریخِ عالم شاہد ہے کہ ہمیشہ قوموں کی ترقی میں انہی دونوں سے کام لیا گیا ہے۔ یا تو "مذہب" یا "حبِ وطن" مذہبی جذبہ کے مقابلہ میں "حبِ وطن" کا جذبہ مسلمانوں میں بہت ہی کمزور ہے اور اس لئے مسلمان صرف مذہب سے ہی متاثر ہو کر حقیقی ترقی کی شاہراہ پر قدم زن ہو سکتے ہیں۔ ہمارے نامور قومی مؤرخ اور شاعر (یعنی شبلی مرحوم) نے اسی مسئلہ کی توضیح کی ہے:- ؎

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھو

دو ہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار

یا کوئی جذبۂ دینی تھا کہ جس نے دم میں

کر دیا ذرۂ افسردہ کو ہمسرنگِ شرار

ہے یہ وہ قوتِ پُر زور کہ جس کی ٹکر

سنگِ خارہ کو بنا دیتی ہے اک مشتِ غبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی زد کھا کے لرز جاتی ہے بنیادِ زمیں
اس سے ٹکرا کے بکھر جاتے ہیں اوراقِ دار

یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے
کھیلتے جاتے تھے الوانِ گہ کسریٰ میں شکار

وہ الٹ دیتے تھے دنیا کا مرقّع دم میں
جن کے ہاتھوں میں رہا کرتی تھی اونٹوں کی مہار

اس کی برکت تھی کہ صحرائے حجازی کی سموم
بن گئی دہر میں جا کر چمن آرائے بہار

یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے رہزن
فاش کرنے لگے جبریلِ امیں کے اسرار

یا کوئی جذبۂ ملک و وطن تھا جس نے
کر دیئے دم میں قوائے عملی بیدار

ہے اسی مئی سے سرمستیٔ احرارِ وطن
ہے اسی نشہ سے یہ گرمیٔ ہنگامۂ کار

تجربہ بھی اس کا شاہد ہے کہ ہماری تمام قوم صرف مذہبی جذبہ سے متاثر ہو کر پوری طرح کام کر سکتی ہے۔ جب یہ حالت ہے تو یہ بات بدیہی ہے کہ قومی ترقی کے پروگرام میں سب سے اہم جزو صحیح مذہبی تعلیم ہونی چاہیئے۔ اگر صحیح مذہبی تعلیم کا انتظام نہ ہوگا تو نہ تو مسلمان اپنی ہستی قائم رکھ سکیں گے اور نہ وہ ترقی کر سکیں گے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ اب تک ہم سے یہ بھی نہیں ہو سکا ہے کہ سرکاری سکولوں اور کالجوں میں تو کیا خود اپنے قومی سکولوں اور کالجوں میں ہی قرآنِ مجید کی تعلیم کا انتظام کر لیتے۔

قرآن کی تعلیم سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ بغیر مطلب سمجھے قرآن مجید کے الفاظ دہرائے جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے قرآن کی تعلیم کا کبھی یہ مطلب نہیں سمجھا۔ بعض حضرات سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا ہمارے طالب علموں کو یونیورسٹی کا نصاب فرصت نہیں لینے دیتا۔ میں خود اس بات کو جانتا ہوں۔ لیکن جتنا وقت سینکڑوں مشن سکولوں اور کالجوں کے مسلمانوں اور ہندو طالب علم بائیبل کیلئے دیتے ہیں کیا اتنا وقت قرآن کی تعلیم کیلئے ہمارے قومی سکولوں اور کالجوں کے طالب العلم نہیں دے سکتے؟ مشن سکولوں اور کالجوں کے طالب العلم باوجود بائیبل کے لئے عموماً روزانہ وقت دینے کے امتحانات میں نہایت عمدہ طرح کامیاب ہوتے ہیں اور بائیبل کلاس کی وجہ سے کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔ ایک تو وہ ہیں جو غیر مذہب کے طالب علموں کو روزانہ بائیبل پڑھاتے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ اپنے ہی قومی سکولوں اور کالجوں میں قرآنِ مجید کی تعلیم کے لئے وقت نہیں نکال سکتے

ایک ہم کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

علی گڑھ کالج کے تین طالب العلم جو میرے دوست ہیں۔ اتفاق سے سنٹرل انڈیا کے ایک مشن کالج میں تعلیم پانے کی غرض سے گئے جب امتحان کا زمانہ قریب ہوا تو روزانہ اسباق بند ہو گئے تاکہ طالب علم پوری طرح سے امتحان کے لئے تیاری کر لیں لیکن بائیبل کلاس روزانہ جاری رہی۔ خود پرنسپل صاحب بائیبل پڑھاتے تھے۔ ایک روز یہ تینوں حضرات پرنسپل صاحب کے پاس گئے کہ اب امتحان بہت قریب آگیا ہے اور دوسرے تمام گھنٹوں میں سبق نہیں ہوتا ہے صرف بائیبل کلاس کی وجہ سے ہمیں کالج میں آنا پڑتا ہے۔ برائے مہربانی اس کو بھی ملتوی فرمایئے تاکہ پوری طرح سے امتحان کے لئے تیاری کریں تو پرنسپل صاحب نے جواب دیا کہ

"یہ تمام عورتیں۔ تم سب طالب علم اور میں اور تمام پروفیسر فقط اسی گھنٹہ کی بدولت یہاں موجود ہیں۔ اگر یہ گھنٹہ نہ ہو تو یہ کالج بھی نہ ہو۔"

اگر ہم اس واقعہ کی تقلید کر سکیں تو پھر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اپنے طالب العلموں کو قرآن مجید کی تعلیم تو دی نہیں جاتی۔ اور ستم یہ ہے کہ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ ان کے ذریعے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• قوم کو ترقی ہو، عروج ہو، یہ ہو، وہ ہو اور اگر ان بے چاروں سے کچھ نہیں ہو سکتا تو ان پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ؏

بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

سخت ضروری ہے کہ کم از کم اپنے قومی سکولوں اور کالجوں میں تو بہت جلد قرآنِ مجید کی صحیح تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ قرآنِ مجید کی تعلیم کے انتظام میں سب سے اہم حصہ عمدہ پروفیسروں کا تیار کرنا ہے اور ان کا انتخاب ہے، اور اس بارے میں آگرہ کانفرنس ۱۹۱۳ء کے لیکچر میں جو کانفرنس کی رپورٹ میں شائع ہو چکا ہے میں کافی بحث کر چکا ہوں۔ جب قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام ہو چکے تو اس کے بعد قومی ترقی کا نام لینا جائز ہو گا۔

خدا تعالیٰ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

---

www.KitaboSunnat.com

جامعۃ لاہور الاسلامیۃ
دارالمطالعۃ
کتاب نمبر
91- بابر بلاک گارڈن ٹاؤن

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 00035
Babar Block, Garden Town

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

سنت نبویؐ اور جدید سائنس (4 جلد)	حکیم طارق محمود چغتائی
معارف اسم محمدؐ	مولانا ثناءاللہ سعد شجاع آبادی
خدا، مذہب اور جدید سائنس	مولانا ثناءاللہ سعد شجاع آبادی
نومسلم خواتین کی ایمان افروز آپ بیتیاں	نگہت عائشہ
صبر واستقامت کے پیکر	عبدالفتاح ابوغدہ
یورپ کے سفر	مولانا محمد علی جوہر
جنسی تعلقات	معاذ حسن
خطبات قائد جمیعت (مولانا فضل الرحمٰن کی تقاریر کا مجموعہ)	مولانا مومن خان عثمانی
منتخب آیات (دعوت تبلیغ کی چھ صفات سے متعلق)	مولانا مومن خان عثمانی
بدعت وبدعتی	مولانا مومن خان عثمانی
نفسانی خواہشات اور اُن کے نقصانات	مولانا مومن خان عثمانی
تاریخ تصوف	پروفیسر یوسف سلیم چشتی
اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش	پروفیسر یوسف سلیم چشتی
مولانا فضل الرحمٰن کا سیاسی سفر (اوّل دوئم)	عبدالقیوم ایڈووکیٹ
جنت کی حوریں مع موت کا فرشتہ	مولانا فضل الرحمٰن رشیدی
حکایات حکیم لقمان	ڈاکٹر حقانی میاں قادری
بعثت نبوی کی پیشن گوئیاں ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں	ڈاکٹر حقانی میاں قادری
بیٹی کے حقوق	مولانا سید فاروق حسین

دارالکتاب
کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7235094